انصار الدین

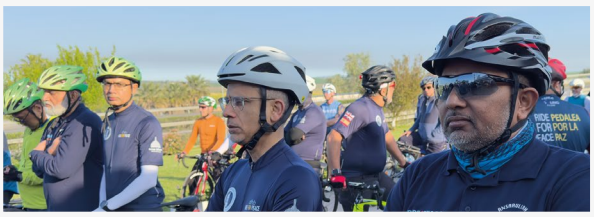
مجلس انصار اللہ برطانیہ کا تعلیمی، تربیتی اور معلوماتی رسالہ

مئی/جون 2026ء • ہجرت/احسان 1405 ہجری شمسی • ذوالقعدہ/ذوالحجہ 1447 ہجری • جلد 23 نمبر 3







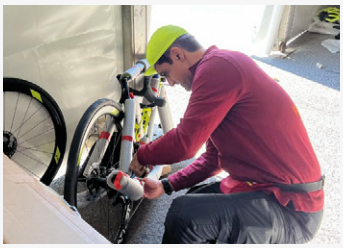






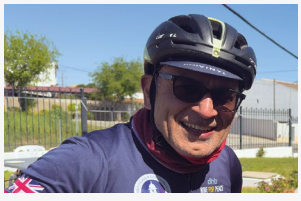


امن کے لئے سفر
سپین 2026











چیریٹی واک، ویلز اینڈ ساوتھ ویسٹ ریجن
مسجد بیت الرحیم۔ کارڈف

ہر احمدی جو یہاں عبادت کرے گا اس کا فرض ہے کہ وہ آپ سب کا خیال رکھے اور شفقت اور ہمدردی کا اظہار کرے۔ اسی طرح انہیں ان تمام لوگوں کے ساتھ تعاون کرنا چاہیے اور ہمدردی کا اظہار کرنا چاہیے جو جدوجہد کر رہے ہیں، چاہے وہ یتیم، بھوکے یا کمزور ہوں۔ اس مسجد میں داخل ہونے والے تمام افراد کو پرامن، قانون کی پابندی کرنے والا اور حکام کا فرمانبردار ہونا چاہیے۔ مجھے یقین ہے کہ آپ اس بات سے اتفاق کریں گے کہ ایسی اقدار کو برقرار رکھنے والے لوگوں سے ڈرنے کی کوئی بات نہیں ہے۔

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز
(برموقع افتتاح مسجد بیت الرحیم کارڈف۔ 23 نومبر 2025ء)










بسم اللہ الرحمن الرحیم

فہرست مضامین

02	درس القرآن	
03	حدیثِ نبوی ﷺ	
04	ارشاد حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام	
05	ارشادات حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز	
09	استغفار: قرآن و سنت کی روشنی میں (خواجہ عبد العظیم احمد۔ برطانیہ)	
12	ذکرِ حبیب کم نہیں وصلِ حبیب سے (م م محمود)	
14	اپنی اولاد کو خلافت سے وابستہ رہنے کی تلقین شہزادہ مبشر۔ کلاسگو (سکاٹ لینڈ)	
17	تمام مسائل کا حل۔ استغفار	
18	خلافت: عالمی انتشار کے دور میں اتحاد اور الٰہی رہنمائی کا مینار (فلاح الدین بٹ)	
20	20 تربیتی امور	
23	رپورٹ چیریٹی واک، ویلز اینڈ ساؤتھ ویسٹ ریجن (رپورٹ منور مغل)	

نحن انصار اللہ

MAJLIS ANSARULLAH
UNITED KINGDOM

انصار الدین

| مئی/جون 2026ء | ہجرت/احسان 1405ہجری شمسی |
| ذی القعدہ/ذی الحجہ 1447ہجری | جلد 23 نمبر 3 |

صدر مجلس انصار اللہ برطانیہ
صاحبزادہ مرزا وقاص احمد

قائد اشاعت و مدیر اعلیٰ
راجہ برہان احمد

مجلس ادارت
میر انجم پرویز
طاہر محمود مبشر

منیجر
جلال الدین



قرآن شریف

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

وَاعۡتَصِمُوۡا بِحَبۡلِ اللّٰہِ جَمِیۡعًا وَّلَا تَفَرَّقُوۡا ۚ وَاذۡکُرُوۡا نِعۡمَتَ اللّٰہِ عَلَیۡکُمۡ اِذۡ کُنۡتُمۡ اَعۡدَآءً فَاَلَّفَ بَیۡنَ قُلُوۡبِکُمۡ فَاَصۡبَحۡتُمۡ بِنِعۡمَتِہٖۤ اِخۡوَانًا ۚ وَکُنۡتُمۡ عَلٰی شَفَا حُفۡرَۃٍ مِّنَ النَّارِ فَاَنۡقَذَکُمۡ مِّنۡہَا ؕ کَذٰلِکَ یُبَیِّنُ اللّٰہُ لَکُمۡ اٰیٰتِہٖ لَعَلَّکُمۡ تَہۡتَدُوۡنَ ﴿۱۰۴﴾

(آل عمران :104)

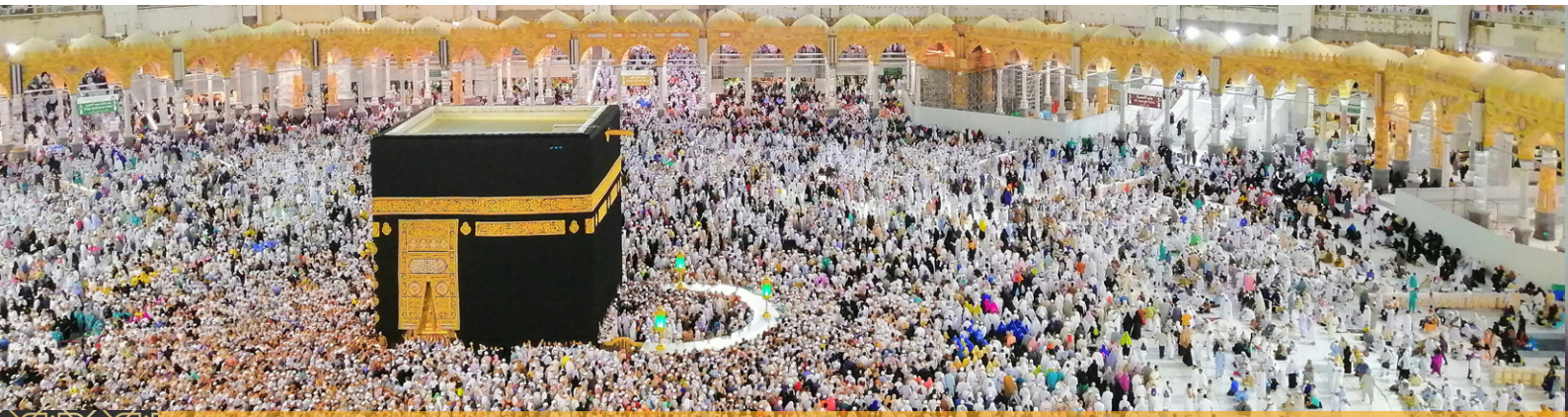
اور تم سب (کے سب) اللہ کی رسی کو مضبوطی سے پکڑ لو اور پراگندہ مت ہو اور اللہ کا احسان جو (اس نے) تم پر (کیا) ہے یاد کرو کہ جب تم (ایک دوسرے کے) دشمن تھے اس نے تمہارے دلوں میں الفت پیدا کر دی جس کے نتیجہ میں تم اس کے احسان سے بھائی بھائی بن گئے اور تم آگ کے ایک گڑھے کے کنارہ پر تھے مگر اس نے تمہیں اس سے بچالیا۔ اسی طرح اللہ تمہارے لئے اپنی آیات کو بیان کرتا ہے تا کہ تم ہدایت پاؤ۔

خلافت تمہاری اکائی

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:

”بہر حال واضح ہو کہ اب اللہ کی رسی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کا وجود ہی ہے، آپ کی تعلیم پر عمل کرنا ہے۔ اور پھر خلافت سے چمٹے رہنا بھی تمہیں مضبوط کرتا چلا جائے گا۔ خلافت تمہاری اکائی ہو گی اور خلافت تمہاری مضبوطی ہو گی۔ خلافت تمہیں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام اور آنحضرت ﷺ کے واسطے سے اللہ تعالیٰ سے جوڑنے والی ہو گی۔ پس اس رسی کو بھی مضبوطی سے پکڑے رکھو۔ ورنہ جو نہیں پکڑے گا وہ بکھر جائے گا۔ نہ صرف خود برباد ہو گا بلکہ اپنی نسلوں کی بربادی کے سامان بھی کر رہا ہو گا۔ اس لئے ہر وہ آدمی جس کا اس کے خلاف نظریہ ہے وہ ہوش کرے۔ اس رسی کو پکڑنا کس طرح ہو گا؟ یہ صرف بیعت کر کے، حضرت مسیح موعود علیہ الصلواۃ والسلام کو مان لینے سے ہی نہیں ہو گا بلکہ ان شرائط بیعت پر عمل کرنا بھی ضروری ہے جو آپ نے مقرر فرمائی ہیں۔“

(خطباتِ مسرور جلد 3 صفحہ 516)



حدیث النبی ﷺ

قَالَ حُذَیْفَةُ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم:

تَکُوْنُ النُّبُوَّةُ فِیْکُمْ مَاشَآءَ اللّٰہُ اَنْ تَکُوْنَ، ثُمَّ یَرْفَعُھَا اللّٰہُ إِذَا شَآءَ اَنْ یَّرْفَعَھَا، ثُمَّ تَکُوْنُ خِلَافَةٌ عَلٰی مِنْھَاجِ النُّبُوَّةِ فِیْکُمْ مَاشَآءَ اللّٰہُ اَنْ تَکُوْنَ ثُمَّ یَرْفَعُھَا إِذَا شَآءَ اَنْ یَّرْفَعَھَا، ثُمَّ تَکُوْنُ مُلْکًا عَاضًّا فَتَکُوْنُ مَاشَاءَ اللّٰہُ اَنْ تَکُوْنَ ثُمَّ یَرْفَعُھَا إِذَا شَآءَ اللّٰہُ اَنْ یَّرْفَعَھَا ثُمَّ تَکُوْنُ مُلْکًا جَبْرِیًّا، فَتَکُوْنُ مَاشَآءَ اللّٰہُ اَنْ تَکُوْنَ، ثُمَّ یَرْفَعُھَا إِذَا شَآءَ اللّٰہُ اَنْ یَّرْفَعَھَا، ثُمَّ تَکُوْنُ خِلَافَةٌ عَلٰی مِنْھَاجِ النُّبُوَّةِ، ثُمَّ سَکَتَ۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئی جو حدیث میں بیان ہوئی ہے وہ یہ ہے آپؐ نے فرمایا کہ تم میں نبوت قائم رہے گی جب تک اللہ چاہے گا۔ پھر وہ اس کو اٹھالے گا اور خلافت علیٰ منہاج نبوت قائم ہو گی۔ پھر اللہ تعالیٰ جب چاہے گا اس نعمت کو بھی اٹھالے گا۔ پھر اس کی تقدیر کے مطابق ایذا رساں بادشاہت قائم ہو گی۔ جب یہ دور ختم ہو گا تو اس سے بھی بڑھ کر جابر بادشاہت قائم ہو گی جب تک اللہ چاہے گا۔ پھر اللہ اسے بھی اٹھالے گا۔ اس کے بعد پھر خلافت علیٰ منہاج نبوت قائم ہو گی اور یہ فرما کر آپؐ خاموش ہو گئے۔ (مسند احمد بن حنبل جلد 6 صفحہ 285 حدیث 18596 مطبوعہ عالم الکتب بیروت)

خلافت سے وفا کا تعلق رکھنا ہر احمدی کا فرض ہے۔

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:

”مسلمانوں میں اب دیکھ لیں، تاریخ ہمیں بتاتی ہے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی جو حدیث ہے اس کے مطابق یہی ہم دیکھتے ہیں کہ مسلمانوں میں حقیقی خلافت، خلافتِ راشدہ اس وقت تک قائم رہی جب تک وہ لوگ اطاعت کا جوا اپنی گردن پر رکھے رہے۔ جب اطاعت سے باہر نکلے تو خلافت سے بھی محروم ہو گئے۔ پس یہ بات ہمیشہ یاد رکھنی چاہیے کہ جماعت احمدیہ سے منسلک ہو کر اگر اس سے فیض پانا ہے تو خلافت کے ساتھ جڑنا بھی ہر احمدی کا فرض ہے اور خلافت کی کامل اطاعت کرنا بھی ہر احمدی کا فرض ہے اور خلیفہ وقت کے حکموں پر عمل کرنا اور اس سے وفا کا تعلق رکھنا بھی ہر احمدی کا فرض ہے۔ تبھی وہ ہدایت یافتہ بھی ہو گا، تبھی وہ اس سے فیضیاب بھی ہوتا رہے گا جو ایک ایسے شخص کے لیے اللہ تعالیٰ نے ضروری قرار دیا ہے جو حقیقی مومن ہے اور خلافت سے جڑنے والا ہے۔ اللہ تعالیٰ کا خلافت کا یہ جو نظام ہے یہ ایسا نظام ہے کہ اللہ تعالیٰ خود دلوں کو پھیرتا ہے۔ یہی تائید الٰہی ہے اور ہمیشہ ہر خلافت کے زمانے میں ہم نے یہ دیکھا ہے۔“

(خطبہ جمعہ 30/ مئی 2025ء)



تحریرات حضرت مسیح موعود علیہ الصّلوٰۃ والسلام

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں۔

”سو اے عزیزو! جب کہ قدیم سے سُنّت اللہ یہی ہے کہ خدا تعالیٰ دو قُدرتیں دِکھلاتا ہے تا مخالفوں کی دو جھوٹی خوشیوں کو پامال کر کے دِکھلاوے سو اب ممکن نہیں ہے کہ خدا تعالیٰ اپنی قدیم سنت کو ترک کر دیوے۔ اس لئے تم میری اس بات سے جو مَیں نے تمہارے پاس بیان کی غمگین مت ہو اور تمہارے دل پریشان نہ ہو جائیں کیونکہ تمہارے لئے دوسری قدرت کا بھی دیکھنا ضروری ہے اور اُس کا آنا تمہارے لئے بہتر ہے کیونکہ وہ دائمی ہے جس کا سلسلہ قیامت تک منقطع نہیں ہوگا اور وہ دوسری قدرت نہیں آ سکتی جب تک مَیں نہ جاؤں۔ لیکن مَیں جب جاؤں گا تو پھر خدا اُس دوسری قدرت کو تمہارے لئے بھیج دے گا جو ہمیشہ تمہارے ساتھ رہے گی جیسا کہ خدا کا براہین احمدیہ میں وعدہ ہے اور وہ وعدہ میری ذات کی نسبت نہیں ہے بلکہ تمہاری نسبت وعدہ ہے جیسا کہ خدا فرماتا ہے کہ مَیں اِس جماعت کو جو تیرے پیرو ہیں قیامت تک دوسروں پر غلبہ دوں گا۔ سو ضرور ہے کہ تم پر میری جُدائی کا دن آوے تا بعد اس کے وہ دن آوے جو دائمی وعدہ کا دن ہے۔ وہ ہمارا خدا وعدوں کا سچا اور وفادار اور صادق خدا ہے۔ وہ سب کچھ تمہیں دِکھائے گا جس کا اُس نے وعدہ فرمایا۔ اگرچہ یہ دن دُنیا کے آخری دن ہیں اور بہت بلائیں ہیں جن کے نزول کا وقت ہے پر ضرور ہے کہ یہ دُنیا قائم رہے جب تک وہ تمام باتیں پوری نہ ہو جائیں جن کی خدا نے خبر دی۔ مَیں خدا کی طرف سے ایک قدرت کے رنگ میں ظاہر ہوا اور مَیں خدا کی ایک مجسّم قدرت ہوں اور میرے بعد بعض اور وجود ہوں گے جو دوسری قدرت کا مظہر ہوں گے۔“

(الوصیت، روحانی خزائن جلد 20 صفحہ 306، 305)



ارشادات حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

خطبات امام اصلاح نفس کا ذریعہ

اللہ تعالیٰ کا ایک خاص فضل و احسان ”خلافت احمدیہ کی نعمت“ ہے جو اس وقت تمام عالم میں صرف اور صرف جماعت احمدیہ کو حاصل ہے۔ ہمارے پیارے آقا سیدنا و امامنا حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز جس اہتمام کے ساتھ ہر ہفتے خطبہ جمعہ ارشاد فرماتے ہیں اس کی کوئی مثال اس وقت دنیا میں نہیں ملتی ہے۔ یہ خطبات ہماری دینی اور دنیاوی اصلاح، علمی اور عملی راہنمائی اور حالاتِ حاضرہ کے مطابق ایک روحانی، اخلاقی اور صراط مستقیم پر چلنے کا قرآن و سنت و احادیث، حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور خلفاء احمدیت کے ارشادات پر مشتمل ایک جامع اور قلبی اطمینان پر حاصل کرنے والا لائحہ عمل ہوتے ہیں۔

سیدنا و امامنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:

”پس ہر احمدی کو چاہئے کہ جب بھی کوئی نصیحت سنے یا خلیفہ وقت کی طرف سے کسی معاملے میں توجہ دلائی جائے تو سب سے پہلا مخاطب اپنے آپ کو سمجھے۔“ (خطبات مسرور جلد 4 صفحہ 257)

احمدی اور غیر احمدی کس طرح ان خطبات جمعہ سے استفادہ کرتے ہیں اس کی چند مثالیں ہماری راہنمائی کے لئے درج ذیل ہیں تا کہ اللہ تعالیٰ ہمیں اور ہماری نسلوں کو اس آسمانی مائدہ سے فائدہ اٹھانے کی توفیق دیتا چلا جائے۔ آمین۔

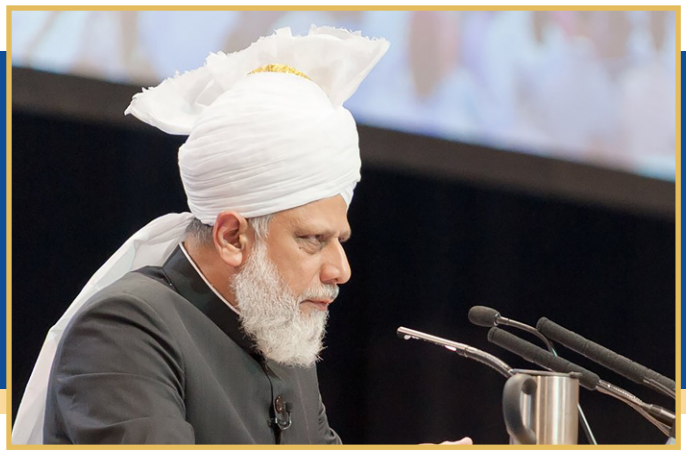
خطبہ جمعہ سن کر ان میں ایک نمایاں تبدیلی پیدا ہوئی

اسی طرح ناروے کا ایک واقعہ ہے۔ کہتے ہیں ایک صاحب نے امیر صاحب کو کہا کہ 7 مئی 2004ء کا میرا خطبہ جو ٹی وی پر آ رہا تھا تو ایک غیر از جماعت دوست نے فون کیا اور ملنے کی خواہش کی اور ملاقات پر انہوں نے بتایا کہ خطبہ جمعہ سن کر ان میں ایک نمایاں تبدیلی پیدا ہوئی ہے۔ اس لئے وہ بیعت کرنا چاہتے ہیں۔ تو اس طرح بھی اللہ تعالیٰ ہدایت کے سامان فرما دیتا ہے۔

(خطبہ جمعہ 27 فروری 2009 بحوالہ خطبات مسرور جلد ہفتم صفحہ 114)

خطبہ جمعہ ہدایت کا منبع

بوسنیا کے وفد کی ایک ممبر خاتون نے مجھ سے ملاقات میں مجھے بتایا کہ میں نے بہت سے سوالات آپ سے پوچھنے تھے۔ لیکن آپ کا جو جلسے والا خطبہ جمعہ سنا تو اس میں سارے سوالات کے جواب دے دیئے گئے ہیں اور میرے تمام سوالوں کا جواب مل گیا ہے۔ اب میرا کوئی سوال نہیں رہا۔ میں اپنے آپ کو خوش قسمت تصور کرتی ہوں کہ خلافت کے تابع ہوں۔ انہوں نے بیعت بھی کی تھی۔ ان کو میں نے بتایا بھی کہ یہ خطبہ تو پرانے احمدیوں کے لئے تربیت کے لئے تھا، تمہارے سوال کیا ملے۔ لیکن انہوں نے کافی



”پس ہر احمدی کو چاہئے کہ جب بھی کوئی نصیحت سنے یا خلیفہ وقت کی طرف سے کسی معاملے میں توجہ دلائی جائے تو سب سے پہلا مخاطب اپنے آپ کو سمجھے۔“

(خطبات مسرور جلد 4 صفحہ 257)

نکات اس میں سے نکالے کہ جن کا صحیح فہم و ادراک حاصل ہوا۔ تو اللہ تعالیٰ اس طرح بھی لوگوں کے دلوں کو کھولتا ہے کہ کوئی بات کسی کے دل پر اثر کر جاتی ہے اور وہی اس کی اصلاح کا ذریعہ بن جاتی ہے، ہدایت کا ذریعہ بن جاتی ہے۔

(خطبہ جمعہ 20 جون 2014ء بحوالہ خطبات مسرور جلد دوازدہم صفحہ 376)

خطبات ہدایت اور رہنمائی کا ذریعہ

آذر بائیجانی احمدی ماہر صاحب جو ماسکو میں رہتے ہیں لکھتے ہیں کہ سب سے پہلے تو اس بات پر آپ کا شکریہ ادا کرتا ہوں کہ نئے سال کے آغاز سے ہم آپ کے خطبات جمعہ کا رشین ترجمہ سن سکتے ہیں۔ ہمیں اس بات کی بھی بہت خوشی ہے کہ آپ کے خطبات کی سمجھ آنے لگی ہے۔ آپ کے خطبات کو سن سن کر ان سوالات کے جوابات خود بخود ملتے جا رہے ہیں جو اکثر ہمارے ذہنوں میں پیدا ہوتے تھے۔ پردیس میں رہتے ہوئے انسان کو زیادہ سمجھ آنے والی زبان میں کسی کی ہدایت اور رہنمائی کی ہمیشہ ضرورت ہوتی ہے۔ یہ آذر بائیجانی ہیں، ماسکو میں رہتے ہیں۔

(جلسہ سالانہ یوکے 2010ء کے دوسرے روز کا خطاب
از الفضل انٹرنیشنل 6 جولائی 2012ء صفحہ 10)

اس شخص کا اللہ کے ساتھ تعلق ہے

کیمرون کے معلم ابوبکر صاحب لکھتے ہیں کہ خاکسار کیمرون کے ایک قصبے باگامبی (Bagambi) سے گزر رہا تھا کہ ایک دن ایم ٹی اے پر خطبہ جمعہ لگا دیکھ کر رُکا۔ چلتے چلتے دیکھا تو احباب سے جو اُردو زبان میں آپ کا خطبہ سُن رہے تھے دریافت کیا کہ کیا کہہ رہے ہیں اور کون لوگ ہیں؟ اس پر ایک صاحب نے کہا کہ ہم بہت عرصے سے ایم ٹی اے پر ان صاحب کو درس و تدریس اور خطبہ جمعہ بیان کرتے دیکھتے ہیں۔ ان کی شخصیت اور اندازِ بیان ایسا عمدہ ہے کہ گو ہمیں ان کی زبان تو سمجھ نہیں آتی مگر ان کی شخصیت کو دیکھ کر لگتا ہے کہ اس شخص کا اللہ تعالیٰ کے ساتھ تعلق ہے اور ایک سچے کا چہرہ ہے۔ اس بزرگ کے برعکس جب ہم اپنے علماء کو، عرب علماء کو سنتے ہیں تو اُن کی تقریر و وعظ میں ایک عجیب مشددانہ رویہ معلوم ہوتا ہے اور دل ان کی تقریر و وعظ کو سننے کی طرف مائل ہی نہیں ہوتا۔ لیکن ان کا بیان ایسا عمدہ ہے کہ زبان کی ناسمجھی کے باوجود دل کرتا ہے کہ دیکھتے جائیں اور خطبہ سنتے جائیں۔ معلم صاحب کہنے لگے کہ ان کی باتیں سن کر میں نے اُن کو ایم ٹی اے کے ریسیور پر فرنچ زبان کی فریکوینسی سیٹ کر دی جس پر ان کی خوشی کی انتہا نہ رہی۔ اُنہیں جماعت کا تعارف کروایا اور تبلیغ کی جس پر اللہ تعالیٰ کے فضل سے چیف سمیت ایک سو سے زائد افراد نے جماعت احمدیہ کو قبول کرنے کی توفیق پائی۔

(جلسہ سالانہ یوکے 2011ء کے دوسرے روز کا خطاب.
الفضل انٹرنیشنل 3 اگست 2012 ص 9)

خلیفۃ المسیح کے خطبات کا روحانی اثر

جرمنی سے ہی ایک صاحب لکھتے ہیں کہ ہیمبرگ میں تقسیم کے دوران ایک افریقن شخص ملا جس نے ہمارا فلائر دیکھا۔ اُس پر میری تصویر تھی تو اُس کو دیکھ کر کہتا ہے کہ میں ان کے خطبات باقاعدہ سنتا ہوں اور ملنے کی خواہش کا اظہار کیا۔ تو اُس کو بھی جماعت کا تعارف پیش کیا گیا۔

(جلسہ سالانہ یوکے 2011ء کے دوسرے روز کا خطاب. الفضل انٹرنیشنل 10 اگست 2012 ص 2)

امام جماعت احمدیہ کی رہنمائی پر اظہار تشکر

پھر مبلغ انچارج جاپان لکھتے ہیں کہ ایک مصری دوست جو ڈاکٹر ہیں ٹوکیو فیئر پر آئے اور اُنہوں نے بتایا کہ وہ باقاعدگی سے ایم ٹی اے دیکھتے ہیں۔ اسٹال دیکھتے ہی وہ خاکسار کی طرف دوڑے چلے آئے اور بڑے تپاک سے ملے اور شکریہ ادا کرنا شروع کر دیا۔ کہنے لگے کہ ایک دن ایم ٹی اے دیکھتے ہوئے امام جماعت احمدیہ کا وہ خطبہ سُنا جس میں آپ نے

عرب ممالک اور مصر میں ہونے والی تبدیلیوں کا ذکر کیا ہے۔مصری عوام کی جدوجہد کو قدر کی نگاہ سے دیکھنے اور عرب حکمرانوں کو ان کی غلطیوں کی طرف متوجہ کرنے پر میں امام جماعت احمدیہ کا شکریہ ادا کرنا چاہتا ہوں۔ نیز کہنے لگے کہ اسلامی دنیا میں شاید وہ واحد مذہبی رہنما ہیں جنہوں نے عرب حکمرانوں کو اس جامع انداز میں متوجہ فرمایا ہے۔

(جلسہ سالانہ یوکے 2011ء کے دوسرے روز کا خطاب.
الفضل انٹرنیشنل 10 اگست 2012 ص9)

مجھے حقیقی اسلام مل گیا

پھر نائیجیریا سے مبلغ سلسلہ لکھتے ہیں کہ امسال بواچی سٹیٹ(Bauchi state) میں خدا کے فضل سے پندرہ دیہات جماعت میں داخل ہوئے ہیں اور ان کو ایم ٹی اے دیکھنے کے لئے ڈشیں لگا کر دی ہیں۔ اب دوسرے قریبی دیہاتوں سے بھی لوگ آ کر ایم ٹی اے پر خطبہ وغیرہ سنتے ہیں اور پروگرام دیکھتے ہیں۔ ایک شخص نے کہا کہ مجھے جماعت کے متعلق بہت اعتراضات تھے اور دلی تسلی نہیں ہوتی تھی لیکن امام جماعت احمدیہ کا خطبہ سنا اور قدرتی طور پر میرا دل تسلی پا گیا۔ مجھے حقیقی اسلام مل گیا ہے اور سارے اعتراضات ختم ہو گئے ہیں اور میں نے جماعت میں شمولیت اختیار کر لی ہے۔

(جلسہ سالانہ یوکے 2014ء کے دوسرے دن کا خطاب
از الفضل انٹرنیشنل مؤرخہ 19 دسمبر 2014ء صفحہ 12)

امام وقت کے الفاظ کی تاثیر

مالی کے ریجن سکاسو سے مبلغ سلسلہ لکھتے ہیں کہ ایک شخص ریڈیو احمدیہ پر تشریف لائے اور کہا کہ میں بیعت کرنا چاہتا ہوں اور احمدیت کی وجہ سے آج میں جہنم کی آگ سے بچ رہا ہوں۔ خاکسار کے استفسار پر انہوں نے کہا کہ مالی کے بعض علماء نے نماز کے متعلق کہا کہ اس کی کوئی ضرورت نہیں۔ اس لئے انہوں نے بھی نماز پڑھنا ترک کر دی تھی۔ مگر ریڈیو احمدیہ پر خلیفہ کا خطبہ جس میں انہوں نے نماز کی اہمیت کا بتایا اس کا مجھ پر بہت گہرا اثر ہوا ہے۔ اس کے بعد نماز ترک کرنا میں جہنم میں جانا خیال کرتا ہوں۔ پس آج سے میں احمدی ہوں اور کبھی اپنی نماز نہیں چھوڑوں گا انشاء اللہ۔ یہ مولویوں کا حال ہے جو خود اسلام کو بدل رہے ہیں اور اس کا الزام جماعت احمدیہ کو دیتے ہیں۔

(جلسہ سالانہ یوکے 2014ء کے دوسرے دن کا خطاب
از الفضل انٹرنیشنل مؤرخہ 19 دسمبر 2014ء صفحہ 12)

اس شخص کی مخالفت تو نہیں ہونی چاہئے

گیمبیا کے امیر صاحب لکھتے ہیں کہ گاؤں مَامَت فانہ(Mamt Fanna) میں مولویوں کی وجہ سے جماعت کی شدید مخالفت ہوئی۔ گاؤں میں جن لوگوں نے احمدیت قبول کی تھی انہوں نے ایم ٹی اے لگوا لیا اور پروگرام دیکھنے لگے۔ اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ احمدیت میں لوگوں کی دلچسپی بڑھنے لگی اور آہستہ آہستہ مخالفین بھی ایم ٹی اے کے پروگرام دیکھنے لگے اور لوگ جو جماعت کے شدید مخالف تھے جب خطبہ سنتے اور دیکھتے تو انہوں نے کہا کہ اس شخص کی مخالفت تو نہیں ہونی چاہئے۔ اور کہتے ہیں اس جگہ پر 350 افراد نے احمدیت قبول کر لی۔

(جلسہ سالانہ یوکے 2015ء کے دوسرے دن کا خطاب
از الفضل انٹرنیشنل مؤرخہ 12 فروری 2016ء صفحہ 20)

خطبات امام سے ازدیاد ایمان

بعض لوگ اپنے تأثرات خطبات سننے کے بعد بھی لکھ دیتے ہیں۔ ترکی سے عبداللہ صاحب مجھے لکھتے ہیں کہ زندگی کا مزہ اور سکون حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بیعت اور خلافت سے جڑنے کے بعد ہی نصیب ہوا ہے۔ آپ کے خطبات سن کر ایمان میں اضافہ ہوتا ہے۔23 / دسمبر 2016ء کے خطبہ جمعہ میں حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کا کلام سن کر تو آنکھوں میں آنسو آ گئے جہاں حضور علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ اے عزیزو! صدق اور اخلاص کے بغیر کوئی مقام نہیں ملتا۔ مصفّٰی قطرہ بنو کہ وہی جوہر بنتا ہے۔

(جلسہ سالانہ یوکے 2017ء کے دوسرے روز کا خطاب)

احمدیت نے عیسائی کے دل میں محبت مصطفویؐ کو جنم دے دیا

ڈنمارک کے اخبار میں توہین آمیز کارٹون کی اشاعت کے تعلق میں جو میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پاکیزہ سیرت پر کئی خطبات دیئے تھے ان کے متعلق امیر صاحب بورکینافاسو بیان کرتے ہیں کہ آپ کے خطبات ہم نے لوکل زبانوں میں ترجمہ کے ساتھ اپنے ریڈیو اسٹیشن پر نشر کئے۔ ان خطبات کو سن کر ایک عیسائی شخص نے کہا کہ میں اگرچہ مذہباً عیسائی ہوں لیکن جس عمدہ انداز سے آج محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکر سننے کو ملا ہے اس سے میرا دل اسلام کے قریب ہوا ہے۔ اسلام اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی جو تصویر آج مجھے دکھائی گئی ہے اگر یہ واقعی سچ ہے تو خدا کی قسم اسلام جیسا مذہب دنیا میں کوئی نہیں۔ ان کے گرد بہت سے مسلمان بھی بیٹھے تھے۔ ان

صاحب نے کہا کہ آج اگر میں عیسائیت چھوڑ کر مسلمان ہوتا ہوں تو سوائے احمدیت کے میں کہیں اور نہیں جاؤں گا کیونکہ جب بھی ان کا پروگرام سنا ہے دل ہمیشہ مطمئن ہوا ہے۔ جو مسلمان قریب بیٹھے تھے انہوں نے کہا کہ احمدیت تو حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو مارتی ہے آپ کیسے ان کو سچا مان رہے ہیں۔ اس نے کہا کہ جو کچھ آج میں نے سن لیا ہے اس نے میرے دل کو پھیرا ہے اس سے قبل میں حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے نام کو بھی سننا پسند نہیں کرتا تھا اور ہمیشہ اسلام اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو Terrorist سمجھتا تھا اور آج اس پروگرام کے بعد مجھے حقیقی چہرہ دکھائی دیا ہے اور میرا دل بدل گیا ہے۔

(اختتامی خطاب حضور انور برموقع جلسہ سالانہ جرمنی 2013ء
از الفضل انٹرنیشنل یکم نومبر 2013ء صفحہ 15)

ان خیالات نے میری کایا پلٹ دی

پھر بورکینا فاسو کے امیر صاحب ہی بیان کرتے ہیں کہ ایک نوجوان نے یہاں بیعت کی ہے۔ جب ان سے پوچھا کہ آپ کی بیعت کی کیا وجہ ہے؟ تو انہوں نے بتایا کہ میں ہمیشہ اس بات پر غور کرتا تھا کہ آخر کیوں سب مسلمان صرف احمدیوں کے خلاف ہیں۔ ایک روز میں ریڈیو احمدیہ پر خلیفۃ المسیح کا نیا خطبہ سن رہا تھا جس میں انہوں نے کارٹونوں کے مغربی پروپیگنڈا کا جواب دیا تھا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت بیان کی تھی اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے نمونے کو اپنانے کی نصیحت فرمائی تھی۔ یہ سن کر میں نے سوچا کہ اس قدر حکمت اور دانائی کی نصیحتیں تو آج تک کسی مولوی نے ہمیں نہیں کیں۔ چنانچہ میں نے ریڈیو پر ہر ہفتے خلیفۃ المسیح کا خطبہ جمعہ سننا شروع کر دیا اور باقاعدگی سے سنتا رہا۔ ان خیالات نے میری کایا پلٹ دی اور میں نے بیعت کر لی۔ مجھے میرے سوالات کا جواب مل گیا کہ سب اس لئے احمدیوں کے مخالف ہیں کہ یہ اصل میں خدا تعالیٰ کی ہی جماعت ہے اور یہی سچوں کے ساتھ ہوتا آیا ہے۔

(اختتامی خطاب حضور انور برموقع جلسہ سالانہ جرمنی 2013ء
از الفضل انٹرنیشنل یکم نومبر 2013ء صفحہ 15)



حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں کہ

”استغفار ایک عربی لفظ ہے اس کے معنی ہیں طلب مغفرت کرنا کہ یا الٰہی ہم سے پہلے جو گناہ سرزد ہو چکے ہیں ان کے بد نتائج سے ہمیں بچا کیونکہ گناہ ایک زہر ہے اور اس کا اثر بھی لازمی ہے اور آئندہ ایسی حفاظت کر کہ گناہ ہم سے سرزد ہی نہ ہوں۔ صرف زبانی تکرار سے مطلب حاصل نہیں ہوتا پس چاہئے کہ توبہ استغفار منتر جنتر کی طرح نہ پڑھو بلکہ اس کے مفہوم اور معانی کو مدنظر رکھ کر تڑپ اور سچی پیاس سے خدا کے حضور دعائیں کرو“۔

(ملفوظات جلد دہم صفحہ 293-294)



استغفار: قرآن وسنّت کی روشنی میں

(خواجہ عبدالعظیم احمد- برطانیہ)

انسانی فطرت میں جہاں خیر کا پہلو غالب ہے، وہیں نسیان اور خطا بھی اس کی جبلّت کا حصہ ہیں۔ استغفار ایک ایسی جامع عبادت ہے جو نہ صرف گناہوں کی معافی کا ذریعہ ہے بلکہ دنیاوی پریشانیوں کے حل اور اللہ کی رحمتوں کے حصول کا بہترین رستہ بھی ہے۔ کائناتِ ہست و بود کا مطالعہ اس حقیقت کو آشکار کرتا ہے کہ اللہ رب العزت نے انسان کو ''اَحْسَنِ تَقْوِیْم'' کے سانچے میں ڈھال کر تخلیق کی بلندیوں پر فائز کیا۔ تاہم، انسانی فطرت کی بساط پر خیر و شر کی ایک مستقل کشمکش بھی جاری رکھی گئی۔ انسان جہاں عقل و خرد کا پیکر ہے، وہاں نسیان (بھول) اور خطا (غلطی) بھی اس کی جبلت کے لازمہ عناصر ہیں۔ قرآنِ کریم نے انسانی شخصیت کے اس تضاد کو ان الفاظ میں بیان فرمایا کہ وہ ''ظلوم'' (اپنے اوپر ظلم کرنے والا) اور ''جھول'' (نادان) واقع ہوا ہے۔ لیکن خالقِ کائنات کی صفتِ رحیمی کا یہ کمال ہے کہ اس نے اپنے بندے کو گناہوں کی تاریکیوں میں تنہا نہیں چھوڑا، بلکہ توبہ اور استغفار کی صورت میں امید کا وہ روشن چراغ عطا کیا ہے جو گناہوں کی سیاہی کو دھو کر روح کو جلا بخشتا ہے۔

استغفار محض چند لفظی کلمات کی تکرار کا نام نہیں، بلکہ یہ خالق اور مخلوق کے درمیان اس ٹوٹے ہوئے تعلق کی بحالی کا ایک ہمہ گیر عمل ہے جو معصیت کی بنا پر کمزور پڑ جاتا ہے۔ یہ بندگی کا وہ اعلیٰ مقام ہے جہاں انسان اپنی عاجزی، بے بسی اور کوتاہیوں کا اعتراف کرتے ہوئے پروردگار کی عظمت اور غفاریت کے سامنے سرِتسلیم خم کر دیتا ہے۔ دینِ اسلام میں استغفار کی اہمیت کا اندازہ اس بات سے لگایا جا سکتا ہے کہ اسے انبیاءِ کرام علیہم السلام کی سنت اور اللہ کے مقرب بندوں کا لازمی وصف قرار دیا گیا ہے۔

قرآنِ حکیم کے آفاقی بیانات اور نبی کریم ﷺ کے ارشاداتِ عالیہ ہمیں یہ بتاتے ہیں کہ استغفار صرف آخرت کی نجات کا ضامن نہیں ہے، بلکہ یہ دنیاوی مصائب سے چھٹکارے، رزق کی کشادگی، قلبی اطمینان اور اجتماعی فلاح کا بھی ایک مضبوط ذریعہ ہے۔ زیرِ نظر مضمون میں اس پہلو کو اُجاگر کرنے کی کوشش کی گئی ہے کہ قرآن و سنّت کی روشنی میں استغفار کی حقیقت کیا ہے؟ اس کی ضرورت و اہمیت پر کیا دلائل موجود ہیں؟ اور ایک عام انسان کی زندگی پر اس کے مادّی و روحانی اثرات کس طرح مرتب ہوتے ہیں؟ اس علمی کاوش کا مقصد یہ ہے کہ عصرِ حاضر کے انسان کو توبہ کی طرف راغب کیا جائے تا کہ وہ اضطراب کی اس دنیا میں سکونِ قلب کا دائمی راستہ تلاش کر سکے۔

1. استغفار کا مفہوم اور حقیقت

لغوی اعتبار سے ''استغفار'' کے معنی بخشش طلب کرنے کے ہیں۔ عربی میں ''الغفر'' کے معنی ڈھانپنے اور چھپانے کے ہیں۔ قدیم عرب جب جنگ پر جاتے تو سر کی حفاظت کے لیے جو آہنی ٹوپی پہنتے تھے اسے ''مِغْفَر'' کہا جاتا تھا، کیونکہ وہ سر کو چھپا لیتی اور زخموں سے بچاتی تھی۔ شرعی اصطلاح میں، اپنے گناہوں پر نادم ہو کر اللہ تعالیٰ سے معافی مانگنا اور اس کے عذاب سے پناہ طلب کرنا استغفار کہلاتا ہے۔ یہ محض زبان سے ''استغفراللہ'' کہنا نہیں، بلکہ دل کی تڑپ اور گناہ چھوڑنے کے پختہ عزم کا نام ہے۔ یہ

اللہ کی صفتِ ”غفار اور غفور“ سے جڑنے کا نام ہے۔

2. استغفار: قرآنِ کریم کے آئینے میں

قرآنِ مجید میں استغفار کا ذکر مختلف مقامات پر اَن گنت فضائل کے ساتھ آیا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے انبیاء علیہم السلام کی زبان سے اپنی قوموں کو استغفار کی تلقین فرمائی۔

الف) استغفار سنت انبیاء علیہم السلام:

- انسانیت کی ابتدا ہی توبہ و استغفار سے ہوئی۔ جب حضرت آدم علیہ السلام سے لغزش ہوئی، تو انہوں نے جن کلمات سے اللہ کو پکارا، وہ قیامت تک کے گناہگاروں کے لیے مشعلِ راہ بن گئے: ”قَالَا رَبَّنَا ظَلَمْنَآ اَنْفُسَنَا وَاِنْ لَّمْ تَغْفِرْ لَنَا وَتَرْحَمْنَا لَنَكُوْنَنَّ مِنَ الْخٰسِرِيْنَ“ ترجمہ: دونوں نے عرض کیا: اے ہمارے رب! ہم نے اپنی جانوں پر ظلم کیا، اور اگر تو نے ہمیں نہ بخشا اور ہم پر رحم نہ فرمایا تو ہم یقیناً نقصان اٹھانے والوں میں سے ہو جائیں گے۔ سورہ الاعراف:24

- حضرت نوح علیہ السلام کی دعوت: حضرت نوح علیہ السلام نے اپنی قوم کو دعوت دی اور ان کی دعوت کا مرکز استغفار ہی تھا۔ انہوں نے بتایا کہ استغفار صرف روحانی پاکیزگی نہیں بلکہ معاشی استحکام کا بھی ضامن ہے۔ آپ نے فرمایا: ”اِسْتَغْفِرُوْا رَبَّكُمْ اِنَّهٗ كَانَ غَفَّارًا“ ترجمہ: اپنے رب سے بخشش مانگو، بے شک وہ بہت بخشنے والا ہے۔ (سورہ نوح: 11)

- حضرت ہود علیہ السلام اور قوت کا حصول: حضرت ہود علیہ السلام نے اپنی قوم (قومِ عاد) کو جو جسمانی طور پر بہت قوی تھی، یہ پیغام دیا کہ اگر تم مزید طاقت اور خوشحالی چاہتے ہو تو استغفار کرو۔ ”وَيٰقَوْمِ اسْتَغْفِرُوْا رَبَّكُمْ ثُمَّ تُوْبُوْٓا اِلَيْهِ يُرْسِلِ السَّمَآءَ عَلَيْكُمْ مِّدْرَارًا وَّيَزِدْكُمْ قُوَّةً اِلٰى قُوَّتِكُمْ“ اور اے میری قوم! اپنے رب سے معافی مانگو پھر اس کی طرف توبہ کرو، وہ تم پر موسلا دھار بارش برسائے گا اور تمہاری موجودہ قوت میں مزید قوت کا اضافہ کرے گا۔ (سورہ ہود:53)

ب) معافی کا وعدہ

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: ”وَمَنْ يَّعْمَلْ سُوْٓءًا اَوْ يَظْلِمْ نَفْسَهٗ ثُمَّ يَسْتَغْفِرِ اللّٰهَ يَجِدِ اللّٰهَ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا۔“ ترجمہ: اور جو شخص کوئی برائی کرے یا اپنی جان پر ظلم کرے، پھر اللہ سے بخشش مانگے تو وہ اللہ کو بخشنے والا مہربان پائے گا۔ (سورہ النساء:111)

ج) عذاب سے بچاؤ کا ذریعہ

قرآن کریم میں ارشاد باری تعالیٰ ہے: وَمَا كَانَ اللّٰهُ لِيُعَذِّبَهُمْ وَاَنْتَ فِيْهِمْ ۚ وَمَا كَانَ اللّٰهُ مُعَذِّبَهُمْ وَهُمْ يَسْتَغْفِرُوْنَ. ”اور اللہ ان کو عذاب دینے والا نہیں ہے جب تک وہ استغفار کرتے رہیں۔“ (سورۃ الانفال: 34) یہ آیت واضح کرتی ہے کہ استغفار ایک ایسی ڈھال ہے جو انسان اور اللہ کے عذاب کے درمیان حائل ہو جاتی ہے۔

د) دنیوی خوشحالی اور استغفار

سورہ نوح میں استغفار کے وہ ثمرات بیان کیے گئے ہیں جو انسان کی مادی زندگی کو بدل دیتے ہیں: ”فَقُلْتُ اسْتَغْفِرُوْا رَبَّكُمْ اِنَّهٗ كَانَ غَفَّارًا ۔ يُّرْسِلِ السَّمَآءَ عَلَيْكُمْ مِّدْرَارًا ۔ وَّيُمْدِدْكُمْ بِاَمْوَالٍ وَّبَنِيْنَ...“ ترجمہ: میں نے کہا اپنے رب سے معافی مانگو، وہ بڑا بخشنے والا ہے۔ وہ تم پر موسلا دھار بارش بھیجے گا، اور تمہارے مال اور اولاد میں ترقی دے گا۔ (سورہ نوح:11-13)

3. مقامِ استغفار: احادیثِ نبوی کی روشنی میں

رسول اللہ ﷺ معصوم ہونے کے باوجود کثرت سے استغفار فرمایا کرتے تھے تا کہ امت کو اس کی اہمیت کا اندازہ ہو۔

کثرتِ استغفار کی سنت: نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ”خدا کی قسم! میں دن میں ستر (70) مرتبہ سے زیادہ اللہ سے استغفار اور توبہ کرتا ہوں۔“ (صحیح بخاری کتاب الدعوات, حدیث نمبر: 6307)

پریشانیوں کا حل: حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا: ”جو شخص استغفار کو اپنے اوپر لازم کر لے، اللہ اس کے لیے ہر تنگی سے نکلنے کا راستہ بنا دیتا ہے اور ہر غم سے نجات عطا فرماتا ہے۔“
(سنن ابی داؤد, کتاب الصلاۃ باب فی الاستغفار حدیث نمبر: 1518)

4. استغفار کے ثمرات اور برکات

نمبر	فائدہ	قرآنی/نبوی حوالہ
1	عذاب سے تحفظ	”اللہ انہیں عذاب نہ دے گا جب تک وہ استغفار کریں گے۔“ (الانفال)
2	عذاب سے تحفظ	”وہ تمہاری قوت میں مزید قوت کا اضافہ کرے گا۔“ (ہود)
3	عذاب سے تحفظ	استغفار تنگیِ رزق کا علاج ہے۔ (حدیث)
4	قلب کی صفائی	گناہ سے دل پر لگنے والا زنگ استغفار سے دھل جاتا ہے۔ (ترمذی)

علمی نقطۂ نظر سے استغفار کے فوائد کو درج ذیل نکات میں تقسیم کیا جا سکتا ہے:

استغفار کا نفسیاتی تجزیہ اور ذہنی صحت پر اثرات:

علمِ نفسیات (Psychology) کی رو سے انسان کے اندر موجود «احساسِ جرم» (Guilt Complex) ایک ایسی دیمک ہے جو شخصیت کی عمارت کو اندر سے کھوکھلا کر دیتی ہے۔ جب کوئی شخص گناہ یا غلطی کرتا ہے، تو اس کا ضمیر (نفسِ لوامہ) اسے ملامت کرتا ہے۔ اگر اس ملامت کا حل نہ ملے، تو یہ شدید ذہنی دباؤ، خود ترسی، اور مایوسی (Depression) میں بدل جاتا ہے۔

کیتھارسیس اور اعترافِ خطا:

نفسیات میں علاج کا ایک اہم طریقہ ''کیتھارسیس'' یعنی جذبات کا اخراج ہے۔ جب ایک بندہ تنہائی میں اپنے رب کے سامنے سجدہ ریز ہو کر اپنے گناہوں کا اعتراف کرتا ہے، تو اس کے اعصاب پر موجود بوجھ ہلکا ہو جاتا ہے۔ آنسوؤں کے ذریعے جذبات کا اخراج انسان کے کورٹیسول (اسٹریس ہارمون) کی سطح کو کم کرتا ہے، جس سے جسمانی اور ذہنی سکون حاصل ہوتا ہے۔ استغفار دراصل بندے کا اپنے رب کے سامنے ایک ''روحانی اعتراف'' ہے جو اسے اندرونی ٹوٹ پھوٹ سے بچاتا ہے۔ جدید نفسیات کے مطابق خودکشی اور شدید ذہنی امراض کی سب سے بڑی وجہ ''نا اُمیدی'' ہے۔ گناہگار انسان اکثر یہ سوچتا ہے کہ اب واپسی کا کوئی راستہ نہیں رہا۔ استغفار یہاں ایک ''اُمیدِ نو'' بن کر سامنے آتا ہے۔ قرآن کریم نے اس نفسیاتی گرہ کو یوں کھولا ہے: ''لَا تَقْنَطُوْا مِنْ رَّحْمَةِ اللّٰهِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ يَغْفِرُ الذُّنُوْبَ جَمِيْعًا'' اللہ کی رحمت سے مایوس نہ ہو، بے شک اللہ تمام گناہوں کو بخشنے والا ہے۔ سورہ الزمر آیت: 54 ایک ایسی زبردست نفسیاتی ڈھال ہے جو انسان کو مایوسی کے اندھیروں سے نکال کر روشنی کی طرف لے آتی ہے۔

استغفار انسان کو صرف ماضی کی معافی نہیں دیتا، بلکہ اسے مستقبل کے لیے ایک بہتر انسان بننے کا حوصلہ دیتا ہے۔ نفسیاتی طور پر جب انسان کو یقین ہو جائے کہ اسے معاف کر دیا گیا ہے، تو اس کے اندر ''خود اعتمادی'' دوبارہ پیدا ہوتی ہے۔ وہ معاشرے میں ایک مجرم کے طور پر نہیں بلکہ ایک ''تائب'' (توبہ کرنے والے) اور پاکیزہ انسان کے طور پر جینا شروع کر دیتا ہے۔ آج کا انسان غیر یقینی مستقبل اور ماضی کے پچھتاوں کی وجہ سے بے چینی (Anxiety) کا شکار ہے۔ استغفار بندے کو یہ یقین دلاتا ہے کہ اس کا ماضی معاف ہو چکا ہے اور اس کا مستقبل اس ہستی کے ہاتھ میں ہے جو ستّر ماؤں سے زیادہ پیار کرنے والی ہے۔ یہ یقین دل کے اندر اس اطمینانِ قلب کو جنم دیتا ہے جس کا ذکر قرآن میں ہے: ''اَلَا بِذِكْرِ اللّٰهِ تَطْمَئِنُّ الْقُلُوْبُ'' خبردار! اللہ کے ذکر سے ہی دلوں کو اطمینان نصیب ہوتا ہے۔ سورہ الرعد: 29

5. سید الاستغفار: توبہ کی معراج

نبی کریم ﷺ نے ایک دعا کو ''سید الاستغفار'' (تمام استغفار کی دعاؤں کا سردار) قرار دیا۔ اس کے الفاظ بندے کی بندگی اور اللہ کی ربوبیت کا مکمل اقرار ہیں۔

''اَللّٰهُمَّ اَنْتَ رَبِّيْ لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ، خَلَقْتَنِيْ وَاَنَا عَبْدُكَ، وَاَنَا عَلٰى عَهْدِكَ وَوَعْدِكَ مَا اسْتَطَعْتُ، اَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا صَنَعْتُ، اَبُوْءُ لَكَ بِنِعْمَتِكَ عَلَيَّ، وَاَبُوْءُ لَكَ بِذَنْبِيْ فَاغْفِرْ لِيْ فَاِنَّهٗ لَا يَغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّآ اَنْتَ''

''اے اللہ! تو ہی میرا رب ہے، تیرے سوا کوئی معبود نہیں۔ تو نے ہی مجھے پیدا کیا اور میں تیرا ہی بندہ ہوں، اور میں اپنی طاقت کے مطابق تیرے عہد اور وعدے پر قائم ہوں۔ میں اپنے کیے ہوئے کاموں (گناہوں) کے شر سے تیری پناہ مانگتا ہوں۔ میں تیرے سامنے ان نعمتوں کا اعتراف کرتا ہوں جو تو نے مجھ پر فرمائیں اور میں اپنے گناہوں کا بھی اعتراف کرتا ہوں، پس مجھے بخش دے کیونکہ تیرے سوا کوئی گناہوں کو معاف کرنے والا نہیں۔''
(صحیح بخاری کتاب الدعوات، حدیث نمبر: 6306)

انسان خطا کا پتلا ہے، لیکن اس کی عظمت اس میں ہے کہ وہ بار بار اپنے رب کی طرف رجوع کرے۔ استغفار بندے کی عاجزی اور اللہ کی رحیمی کا سنگم ہے۔ اگر ہم اپنی زندگیوں میں استغفار کو ایک مستقل عادت بنا لیں، تو نہ صرف ہمارے گناہ دُھل جائیں گے بلکہ ہماری زندگیوں میں وہ سکون اور برکت لوٹ آئے گی جس کی تلاش میں آج کا انسان سرگرداں ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں سچی توبہ اور کثرت سے استغفار کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین



ذکرِ حبیب کم نہیں وصلِ حبیب سے

(م۔م۔محمود)

سالہاسال سے جولائی کے مہینے میں جب عازمینِ جلسہ سالانہ برطانیہ کے سفر پر روانہ ہوتے تو جہاں ایک طرف اس مبارک سفر کے خوش نصیب مسافروں کے لئے دل میں دعائیں جاری ہوتیں تو دوسری جانب اسی اثناء میں ایک عجیب وارداتِ قلبی کا آغاز ہو جاتا۔

جلسہ سالانہ 2025ء پر جانے کے لئے جب ارادہ باندھا اور جوں جوں دیارِ محبوب میں حاضر ہونے کے دن نزدیک آرہے تھے توں توں مَن کے اضطراب میں بھی اضافہ ہو رہا تھا اور حالتِ دل کچھ یوں تھی

؎ اک زماں سے ہجر میں محمودؔ جن کے تھا فگار
اذنِ وصل اب پا کے اُن کا ہے فزوں تر بے قرار

وقت کا پہیہ اُن دنوں یوں تھا کہ آگے کی جانب سرکنے کا بدقّت نام لیتا تھا مگر اب اُس سے کو سوچوں تو یوں لگتا ہے کہ وہ گھڑیاں تو پلک جھپکتے گزر گئیں۔ اُن دنوں جب بھی خیال آتا تو ایک عجیب کیفیت ہوتی کہ اُس ہستی سے شرفِ ملاقات کے دن قریب آرہے ہیں جس کی ایک جھلک ہر احمدی کا دلی مرام اور مدّعائے حیات ہے۔

تلاطمِ جذبات ذہن و قلب میں موجزن تھا کہ وہ دن آ گیا جب ان جذبات و خیالات کی تکمیل کے لئے آغازِ سفر ہونا تھا۔ دعائیں کرتے سفر میں وقت گزارنے کی توفیق حاصل ہوئی۔ 16/جولائی کو برطانیہ کے وقت کے مطابق ایک بج کر پچپن منٹ پر ہیتھرو کے ہوائی مستقر پہنچ گئے۔ جہاز کے اترتے وقت عجیب قلبی کیفیت تھی کہ اُس دیارِ محبوب اور قریۂ یار میں داخل ہو رہا ہوں جسے یہ فخر حاصل ہے کہ محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی چودہ سو سال قبل کی پیشگوئیوں کے مطابق خدا تعالیٰ کی قائم فرمودہ مسیح موعود علیہ السلام کی موعود خلافت گزشتہ چالیس سال سے زائد عرصہ سے سکونت فرما ہے۔ وہ مٹی جسے یہ فخر حاصل ہے کہ جس نے اس موعود خلافت کے چار عظیم المرتبت خلفاء کے قدموں کو چھوا اور یہ خطۂ زمین کی وہ سمت ہے جس کے ذریعہ شاہِ دو جہاں فخرِ رسل محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی چودہ سو سال قبل کی پیشگوئی تَطْلُعَ الشَّمْسُ مِنْ مَغْرِبِهَا کا عظیم الشان ظہور ہوا۔ رَبِّ اَدْخِلْنِيْ مُدْخَلَ صِدْقٍ وَّ اَخْرِجْنِيْ مُخْرَجَ صِدْقٍ وَّ اجْعَلْ لِّيْ مِنْ لَّدُنْكَ سُلْطٰنًا نَّصِيْرًا کی دعا کرتا اپنی قیام گاہ پہنچا۔

16/جولائی نمازِ مغرب وہ پہلی نماز تھی جو حضور اقدس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی مبارک اقتداء میں ادا کرنے کی توفیق حاصل ہوئی۔ نماز میں سرور و لطف اور حضورِ قلب کی کیفیت ناقابلِ بیان تھی اور کیوں نہ ہوتی کیونکہ بقول جنابِ علیمؔ

؎ کیوں کر کھلے خدا جو نہ دیکھو وہ آدمی
سجدہ کرے زمیں پہ تو ہو عرش پر نماز

نمازِ مغرب میں حضورِ انور نے سورۃ اللہب اور سورۃ الاخلاص جبکہ عشاء کی نماز میں سورۃ الشّمس اور سورۃ الضحیٰ کی تلاوت فرمائی۔ ایک ایک آیت بلکہ ہر حرف یوں معلوم ہوتا تھا کہ دل میں اتر کر نقش ہوتا چلا جا رہا ہے۔

ان ایام میں عاشقانِ خلافت کے عشق اور فدائیت کے عجیب در عجیب متعدد نظارے دیکھنے کو میسر آئے۔18/جولائی کو جمعہ کے روز شام کے وقت حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ سیر کے لئے باہر تشریف لائے تو اُس موقع پر عشاق کا اپنے محبوب آقا کی زیارت کے لئے جوشِ ارادت قابلِ دید تھا۔حضورِ اقدس کی تشریف آوری کی امید میں کافی دیر پہلے ہی مرد و خواتین اور بہت سے بچے دو رویہ ایستادہ ہو چکے تھے۔ان عشاق کی نگاہیں بار بار اُسی جانب اٹھتیں جہاں سے اُن کے معشوق نے نمودار ہونا تھا۔اس چہل قدمی کے دوران جب حضور انور مستورات کے قریب سے گزر رہے تھے اور ازراہِ شفقت بچوں میں چاکلیٹس تقسیم فرما رہے تھے تو اس موقع پر پاکستان سے گئی ہوئی ایک عمر رسیدہ دیہاتی خاتون نے محبت، سادگی اور بے خودی کے عالم میں اپنے آقا کو مخاطب ہو کر کہا کہ ”حضور مَیں پہلی واری آئی ہاں“(یعنی حضور میں پہلی مرتبہ آئی ہوں) تو وہ سراپا شفقت وجود واپس پلٹا اور ان بوڑھی خاتون کو بھی چاکلیٹس کا تحفہ عطا فرما دیا۔اس خاتون کے چہرے سے چھلکنے والی مسرت دیدنی تھی۔

؎ بتاؤں میں کیسے اس الفت کی لذت
غلاموں کی آقا سے اپنے محبت
اور آقا کی اپنے غلاموں سے چاہت
نہیں دو،وجود اک جماعت خلافت

مَیں محبت وعشق کے مذکورہ بالا نظارے کا ابھی لطف لے ہی رہا تھا کہ آسمانی بادشاہت کا جانشین، کروڑ ہا دلوں میں بسنے والا محبوب آقا سیر کے دوران مردوں کی جانب بڑھتا ہوا اس ناچیز غلام کے قریب پہنچ کر چند ساعتوں کے لئے ٹھہرا اور مجھ کمتر کی ہستیٔ حقیر پر احسان فرماتے ہوئے اپنے اس غلام سے گفتگو فرمائی جو اگرچہ وقت کے اعتبار سے تو اختصار کی حامل تھی لیکن وہ چند گھڑیاں لامتناہی لطف اور حظ کی حامل ساعتیں تھیں۔

ع مَیں ایک تنکا سامنے دریا کے آ گیا

بعض دوستوں سے معلوم ہوا کہ جمعہ کے روز حضورِ انور کی اس سیر کے موقع پر بعض دیوانے اپنی شمعِ محبت کو مزید فروزاں کرنے دیدارِ یار کی محض ایک جھلک کی خاطر برمنگھم بلکہ مانچسٹر جیسے دور دراز علاقوں سے بھی حاضر ہوتے ہیں۔ماہ جولائی و اگست میں جمعہ کے روز حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ کی اس سیر کے موقع پر چار مرتبہ شرفِ زیارت کے بابرکت مواقع میسر آئے۔الحمدللہ تعالیٰ

ع یہ خواب تھا یا واقعی مَیں خوش نصیب تھا

اس دیوانگی میں کم عمر بچے بھی پیچھے نہ تھے۔نماز کے وقت حضور اقدس کی تشریف آوری سے بہت دیر پہلے متعدد بچے مسجد میں آ کر سنتوں و نوافل کی ادائیگی کے بعد اپنے آقا کی آمد کے انتظار کی گھڑیاں گنتے نظر آتے اور اس عالمِ خود رفتگی میں ان بچوں کی نگاہیں بار بار اُس در کی جانب اٹھتی نظر آتیں جہاں سے ان کے محبوب امام نے داخل ہونا ہوتا۔نماز کے بعد بھی یہ بچے فوراً اس جگہ پر پہنچنے کی سعی کرتے جہاں سے اُس حسن وجمال کی ضَو کا گزر ہونا ہوتا۔

؎ بزمِ تجلیات کی وارفتگی نہ پوچھ
یہ ہوش تھا کہ ہوش میں آیا نہ جا سکا

سیدنا حضرت مصلح موعودؓ نے ایک موقع پر فرمایا تھا کہ ”ہمارے جلسہ میں عشق کی نمائش ہوتی ہے جو دوسرے پر اثر کیے بغیر نہیں رہتی۔ ہمارے ملک کے شاعر لیلیٰ مجنوں یا ہیر رانجھا وغیرہ کے قصے پڑھ کر عاشقانہ رنگ ظاہر کرتے ہیں لیکن یہاں عملاً عاشقانہ رنگ ٹپکتا ہے جو ضروری ہے کہ اثر کر کے رہے.....غرضیکہ ایسا پُرلطف نظارہ ہوتا ہے جو دنیا کے پردہ پر اور کہیں نظر نہیں آتا۔“

(خطبہ جمعہ فرمودہ 6/دسمبر 1929، الفضل 13/دسمبر 1929، خطباتِ محمود جلد 12 صفحہ 220، 221)

آج بھی سرشاریٔ عشق کے یہ مناظر جلسہ سالانہ کے ایام میں نظر آتے ہیں۔26/جولائی کو جلسہ سالانہ کے دوسرے روز کے آخری سیشن کے بعد شام کے وقت عشق و محبت کا منفرد اور قابلِ دید نظارہ دیکھنے میں آیا۔اچانک ایک جانب سے جوش و مسرت سے معمور نعرہ ہائے تکبیر کی آوازیں بلند ہوئیں تو دیکھا کہ حضور اقدس ایدہ اللہ تعالیٰ حدیقۃ المہدی میں اپنے عشاق کے درمیان موجود ہیں۔افرادِ جماعت جن میں بچے اور بوڑھے بھی شامل تھے، جہاں جہاں اپنے آقا کو تشریف لے جاتا دیکھتے وہاں وہاں دوڑے چلے جاتے تھے۔بعض نے اپنے کم عمر بچوں کو کندھوں پر بٹھایا ہوا تھا کہ ان کے بچے اُس حسین آقا کی ایک جھلک دیکھ لیں یا اُن کے آقا کی نگاہِ مسعود ان کے بچے پر پڑ جائے۔ان عشاق میں ایک ایسے ضعیف بزرگ کو بھی دیکھا جو بمشکل لاٹھی کے سہارے چل رہے تھے لیکن قدموں کی رفتار کسی طور بھی دیگر عشاق سے کم نظر نہ آتی تھی۔

عالمی بیعت کے بعد جب حضور اقدس سٹیج کی جانب تشریف لے

جارہے تھے تو ایک دوست فرطِ محبت سے بے اختیار ایک ایسے دوست کی جانب لپکے، جنہیں یہ اعزاز حاصل ہوا تھا کہ بیعت لیتے وقت اُن کے ہاتھ پر حضورِ اقدس نے اپنا دستِ مبارک رکھا۔ مذکورہ دوست نے بے اختیاری میں ان کے ہاتھ کا بوسہ لینا چاہا کہ اس ہاتھ کو میرے محبوب کے ہاتھوں نے چھوا ہے۔ بہت سے اشقوں کو جلسہ سالانہ کے دوران حضورِ اقدس کے نوش فرمودہ بابرکت پانی کے حصول کے لئے سعی کرتے دیکھا۔ بعض ایسے عشاق کو بھی دیکھا کہ جو وقفہ کے دوران بھی اپنی جگہوں پر موجود رہے، مبادا ایسا نہ ہو کہ اس جگہ کوئی اور بیٹھ جائے اور مَیں اپنے محبوب کے عین سامنے کے دیدار سے محروم ہو جاؤں۔

یہاں مجھے حضرت مصلح موعودؓ کی بیان فرمودہ ایک روایت یاد آ گئی۔ حضورؓ نے ایک جلسہ سالانہ کے موقع پر حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کی زندگی کے آخری جلسہ کے متعلق ذکر کرتے ہوئے فرمایا

”جب آپؑ سیر کے لیے نکلے تو سات سو آدمی ساتھ تھا، ہجوم بہت تھا، آنے والے بے چاروں نے کبھی یہ نظارہ تو دیکھا نہ تھا، باہر تو دو سو آدمی بھی لوگوں کو کسی روحانی بزرگ کے گرد جاتا ہوا نظر نہ آتا تھا۔ میلوں میں بے شک جاتے ہیں لیکن روحانی نظاروں میں نہیں جاتے۔ اس لیے اُن کے لیے عجیب چیز تھی، لوگ دھکّے کھا رہے تھے۔ حضرت صاحبؑ ایک قدم چلتے تھے تو ٹھوکر کھا کر آپؑ کے پیر سے جوتی نکل جاتی تھی۔ پھر کوئی احمدی ٹھہرا لیتا کہ حضور! جوتی پہن لیجیے اور آپؑ کے پیر میں جوتی ڈال دیتا۔ پھر آپؑ چلتے تو پھر کسی کا ٹُھڈا لگتا اور جوتی پَرے جا پڑتی۔ پھر وہ کہتا کہ حضور! ٹھہر جایئے جوتی پہنا دوں۔ اسی طرح ہو رہا تھا تو ایک زمیندار دوست نے دوسرے زمیندار دوست سے پوچھا ’اوتُوں مسیح موعود دا دست پنجہ لے لیا ہے‘ یعنی کیا تُو نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے مصافحہ کر لیا ہے؟ وہ کہنے لگا ’ایتھے دست پنجہ لین دا کیہڑا ویلا ہے، نیڑے کوئی نہیں ہون دیندا‘ یعنی یہ مصافحہ کرنے کا کون سا موقع ہے یہاں تو کوئی قریب بھی نہیں آنے دیتا۔ اس پر وہ جو عاشق زمیندار تھا وہ اس کو دیکھ کر کہنے لگا تجھے یہ موقع پھر کب نصیب ہو گا۔ بے شک تیرے جسم کے ٹکڑے ٹکڑے ہو جائیں پھر بھی لوگوں کے درمیان میں سے گزر جا اور مصافحہ کر آ۔“

(افتتاحی خطاب جلسہ سالانہ 1956ء، انوار العلوم جلد 26 صفحہ 8،9)

جلسہ کے بعد 6/اگست کو تعلیم الاسلام کالج اولڈ سٹوڈنٹس ایسوسی ایشن برطانیہ نے مسرور ہال اسلام آباد میں ایک مشاعرے کا اہتمام کیا تھا۔ اس مشاعرے میں حضورِ اقدس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی انتہائی مصروفیات میں سے قیمتی وقت نکال کر ازراہِ شفقت تشریف لائے۔ حضورِ انور کی یہ تشریف آوری اچانک اور سامعین کے لئے غیر متوقع تھی چنانچہ جب حضورِ اقدس کی آمد کے آثار نمودار ہونا شروع ہوئے تو عقبی جانب بیٹھے ہوئے شرکاء کا فوری طور پر اٹھ اٹھ کر آگے کی جانب آنا بھی دیدنی تھا۔ تا کہ قربت کے یہ لمحاتِ سعید فزوں تر قربِ یار میں گزارے جا سکیں۔

مکرم پروفیسر چوہدری محمد علی صاحب مرحوم نے ایک انٹرویو دیتے ہوئے کہا تھا کہ ”ہم حضرت صاحب کو دیکھتے ہیں تو احمدی ہو جاتے ہیں۔“ یقیناً ہر احمدی بلکہ ہر سعید روح خلیفۃ المسیح کو دیکھنے کے نتیجہ میں ایک نئی ایمانی حرارت حاصل کرتی ہے۔ وہ دن یاد کروں تو علیم صاحب کا یہ شعر زبان پر جاری ہو جاتا ہے

وہ ابرِ شبنمی تھا کہ نہلا گیا وجود
میں خواب دیکھتا ہوا الفاظ سے اٹھا

یقیناً پاکستان کا ہر باسی جہاں خدا تعالیٰ کے حضور دعا گو ہے کہ

اے کاش کہ جلدی لوٹ آئیں وہ دن وہ نظارے ربوہ میں

وہاں خدا تعالیٰ کی عطا کردہ پیش گوئیوں کے نتیجہ میں وہ پُر امید بھی ہے کہ ان شاء اللہ وہ دن آئیں گے اور ضرور بالضرور آئیں گے کہ اس بستی کا دلہا دوبارہ خدائی فرشتوں کی بارات کے ساتھ دارالہجرت ربوہ میں ایک بار پھر بڑی شان کے ساتھ جلوہ افروز ہو گا

پھر جلوے بزم سجائیں گے، پھر دید کی پیاس بجھائیں گے
پھر دیکھنے والے دیکھیں گے گلرنگ نظارے ربوہ میں
جب اِذنِ الٰہی ہو گا پھر اک شان سے واپس آئیں گے
آغوشِ امامت کے پالے مہدی کے دُلارے ربوہ میں

اَللّٰھُمَّ اَیِّدْ اِمَامَنَا بِرُوْحِ الْقُدُسِ وَ کُنْ مَعَہٗ حَیْثُ مَا کَانَ وَ انْصُرْہُ نَصْراً عَزِیْزاً وَاجْعَلْہُ عَیْنَیْہِ بَارِدَتَیْنِ مِنَّا



اپنی اولاد کو خلافت سے وابستہ رہنے کی تلقین

شہزادہ مبشر۔ کلاسگو (سکاٹ لینڈ)

اِنسان کی اصل کامیابی کا راز روحانی وابستگی میں ہی پوشیدہ ہے۔ یہ کامیابی اسے اپنے خالق کے فضل سے ملتی ہے۔ یہ وابستگی جب ایک مضبوط، منظم اور الٰہی نظام کے ساتھ جڑ جاتی ہے تو اِنسان کے ایمان کو جِلا بخشتی ہے اور اس کی زندگی کو ایک مقصد عطا کرتی ہے۔ خلافت کا بابرکت نظام بھی اسی رُوحانی تسلسل کی ایک روشن کڑی ہے، جو نہ صرف فرد کی اصلاح کا ذریعہ بنتی ہے بلکہ پوری جماعت کے اتحاد، استحکام اور ترقی کی ضامن ہوتی ہے۔

اسلامی تعلیمات میں جہاں فرد کی اصلاح اور کردار سازی پر زور دیا گیا ہے وہیں آئندہ نسلوں کی دینی و روحانی تربیت کو بھی غیر معمولی اہمیت حاصل ہے۔ خلافت سے وابستگی محض ایک ذاتی تعلق نہیں بلکہ ایک ایسی امانت ہے جسے نسل در نسل منتقل کرنا ایک مومن کا اولین فریضہ ہے۔ زیرِ نظر مضمون میں اسی اہم نکتے کو اُجاگر کرنے کی کوشش کی گئی ہے کہ کس طرح ہم اپنی اولاد کے دلوں میں خلافت کی محبت، اطاعت اور وفاداری کو راسخ کر سکتے ہیں تا کہ وہ بھی اس نورانی نظام سے ہمیشہ وابستہ رہیں۔

- شرائطِ بیعت کی آخری شرط میں بیعت کنندہ کو خود اور اپنی اولاد کو بھی ہمیشہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے وابستہ رکھنے کی تلقین کی گئی ہے۔ جب ہماری نسلیں سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے عظیم مقام کو سمجھتے ہوئے جماعت سے وابستہ ہوجائیں گی تو اس کا لازمی نتیجہ غلبہ اسلام کے پرچم کو دُنیا میں بلند کرنے کا موجب بنے گا۔

- حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ نے 24 جنوری 1960ء کو جلسہ سالانہ کے موقع پر جماعت کے افراد سے یہ عہد لیا تھا، ہم نظامِ خلافت کی حفاظت اور اس کے استحکام کے لیے آخر دم تک جدوجہد کرتے رہیں گے اور اپنی اولاد کو ہمیشہ خلافت سے وابستہ رہنے اور اس کی برکات سے مستفید ہونے کی تلقین کرتے رہیں گے، تا کہ قیامت تک خلافت محفوظ ہاتھوں میں چلی جائے اور سلسلہ احمدیہ کے ذریعے اسلام کی اشاعت جاری رہے۔ حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کا جھنڈا دُنیا کے تمام جھنڈوں سے بلند رہے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اس پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

- ہمیں اپنے بچوں کو یہ بتانا ضروری ہے کہ خلافت سے وابستہ رہنے کا مفہوم کیا ہے، اور یہ بھی سمجھانا لازم ہے کہ خلافت کی اطاعت کیوں ضروری ہے۔ بچوں کو یہ باور کروانا ضروری ہے کہ خلافت اللہ تعالیٰ کی ایک عظیم نعمت ہے، جو ہمیں عطا ہوئی ہے جس کے ذریعے جماعت کو استحکام حاصل ہوتا ہے۔ مسلمان جب تک اس نظام سے وابستہ رہے، ترقی کرتے رہے، اور جب انہوں نے اس سے روگردانی کی تو زوال کا شکار ہو گئے۔ لہٰذا ضروری ہے کہ خلافت کی اطاعت میں خوشی محسوس کی جائے، کیونکہ یہی نظام اسلام کی بقا اور ترقی کا ضامن ہے۔ ہر قسم کی جانی و مالی قربانی کے لیے ہر وقت تیار رہنا اور خلیفۂ وقت کے فیصلوں کی تعمیل میں اخلاص اور وفاداری کا مظاہرہ کرنا موجب ثواب ہوتا ہے۔

- اس ضمن میں ہمیں خود اپنے عمل سے بچوں کیلئے نمونہ بننا ہوگا۔ اگر ہم خود خلافت سے محبت، احترام اور وفا کا تعلق قائم رکھیں گے تو ہماری نسلیں بھی اسی راہ پر گامزن ہوں گی۔ خلافت سے تعلق محض زبانی دعویٰ نہیں بلکہ عملی وابستگی کا تقاضا کرتا ہے۔ والدین کو چاہیے کہ وہ اپنے

بچوں کی تربیت اس انداز میں کریں کہ ان کے دلوں میں خلافت کی محبت پیدا ہو اور وہ جماعتی نظام سے مضبوطی کے ساتھ جڑے رہیں۔

- اسی طرح خلیفۂ وقت کے ساتھ ذاتی تعلق کو مضبوط بنانے کے لیے خلیفۂ وقت کی خدمت میں دعا کی درخواست کرتے رہنا چاہیے، کیونکہ ان کی دعاؤں کو عنداللہ خاص قبولیت حاصل ہوتی ہے۔ گزشتہ دنوں ایک بچی نے مجھ سے سوال کیا کہ خلیفۂ وقت کی خدمت میں دعا کے لیے خط لکھنا کیوں ضروری ہے؟ اس کے جواب میں عرض کیا گیا کہ خدا تعالیٰ کے مامورین سے تعلق پیدا کرنا رُوحانی برکات کے حصول کا ذریعہ ہے۔ امامِ وقت سے دعا کی درخواست ایک اہم روحانی وسیلہ ہے۔

- ہمارے بزرگوں نے اپنے بچوں اور بچیوں کے سامنے خلافت اور نظام جماعت سے وابستگی کے نمونہ قائم کیے اور اس وقت ان کے گھر میں بزرگانِ جماعت کی آمد و رفت رہتی تھی۔ گھریلو معاملات میں بھی جماعتی کتب و رسائل سے رہنمائی لینا ان کا معمول تھا۔ خلیفۂ وقت کو باقاعدگی سے دعا کے لیے خطوط لکھتے اور ان کے جوابات کو نہایت اہتمام سے محفوظ رکھتے۔ یہ خطوط خلافت سے والہانہ عشق کا نمونہ تھا جو ایک قیمتی روحانی خزانے کی حیثیت رکھتے ہیں، جو آئندہ نسلوں کے لیے مشعلِ راہ ہیں۔

- اپنی آئندہ نسلوں میں خلافت سے وابستگی پیدا کرنے کا ایک ذریعہ یہ ہے کہ خلیفۂ وقت کی طرف سے جو تحریکات کی جائیں ان پر عمل کیا جائے تا کہ آپ کو دیکھ کر بچے بھی خلافت کی اطاعت کی اہمیت کو سمجھیں۔ حضرت مصلح موعودؓ نے ایک دفعہ فرمایا کہ مرکز سلسلہ میں مکانات تعمیر کریں۔ خلیفہ وقت کی تحریک پر ہمارے بزرگوں نے ربوہ میں زمین خرید کر مکانات تعمیر کئے۔

- آج کے دور میں M.T.A کی نعمت نے خلافت کے ساتھ ہمارا تعلق مزید مضبوط کر دیا ہے، جس سے ایمان میں اضافہ اور عملی زندگی میں مثبت تبدیلیاں پیدا ہوتی ہیں۔

- ہمارے بزرگان نے خلافت سے وابستگی کے جو اعلیٰ نمونے ہمارے سامنے رکھے ہیں وہ ہمارے لئے مشعلِ راہ ہیں۔ اپنے اسلاف خلافت سے گہری وابستگی، محبت کا تعلق اور وفا کے اعلیٰ نمونوں کو ہمیشہ ہمیں اپنی اولادوں کے سامنے بیان کرنا چاہیے اور ان قابل تقلید نمونوں اور واقعات کو ان کے ذہن میں پختہ طور پر بٹھا دینا چاہئے۔ جب ہم بچپن سے ہی اپنے بچوں کو خلافت سے جوڑے رکھیں گے تو پھر ان کی احسن رنگ میں تعلیم و تربیت ہو جائے گی کہ وہ دُنیا میں کہیں بھی رہیں نظام اور خلافت سے وابستہ رہیں گے۔ ہم ہر قسم کے دجالی فتنوں سے محفوظ رہیں گے کیونکہ ہماری آئندہ نسلوں کی ترقی خلافت سے وابستہ رہے گی وہی ترقی، فلاح اور نجات حاصل کرے گا۔

آخر میں دردمندانہ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ محض اپنے فضل سے ہم سب کو خلیفہ وقت سے دلی عقیدت، محبت اخلاص و وفا پیدا کرنے اور خلیفہ وقت سے ذاتی تعلق کو ہمیشہ قائم رکھنے اور اپنی آئندہ نسلوں کو خلافت کے ساتھ مضبوطی سے وابستہ رکھنے اور خلیفہ وقت کی دُعاؤں کی برکات سے بھرپور فائدہ اٹھانے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین



تمام مسائل کا حل۔استغفار

حضرت حسن بصری رحمہ اللہ کے پاس کچھ طلباء رہتے تھے جو ان سے دین کا علم سیکھتے تھے۔ چنانچہ دن کے مختلف اوقات میں عوام الناس اس نافع وجود سے مستفیض ہونے کے لیے آتے رہتے اور اپنی حاجات کے لئے دعائیں کرواتے تھے۔ ایک دن وہ اپنے طلباء کے ساتھ بیٹھے تھے کہ ایک شخص آیا اور اس نے درخواست کی کہ میں بہت گناہگار ہوں۔ میں نے ساری زندگی گناہ کئے ہیں میرے لیے دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ میرے گناہ معاف کر دے۔ چنانچہ ان بزرگ نے اسے نصیحت کی کہ کثرت سے استغفار کیا کرو۔ چنانچہ وہ چلا گیا۔ اس کے بعد ایک اور شخص آیا جس نے شکایت کی کہ ایک لمبے عرصہ سے بارش نہیں ہوئی جس کی وجہ سے ہماری فصلیں تباہ ہو رہی ہیں دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ اپنی رحمت ہم پر برسائے تا کہ فصلیں تباہ ہونے سے بچ جائیں اور ہماری خوراک کا بندوبست ہو سکے۔ آپ نے فرمایا کثرت سے استغفار کرو۔ اسی طرح تیسرا شخص آیا اور اس نے دعا کے لیے درخواست کی کہ میں بہت غریب انسان ہوں میرے لیے دعا کریں اللہ تعالیٰ میرے رزق میں فراوانی عطاء کرے اور میری مالی مشکلات آسان کرے۔ ان بزرگ نے پھر وہی کہا کہ کثرت سے استغفار کیا کرو۔ کچھ دیر کے بعد ایک اور شخص اپنی عرضی لیے کر ان بزرگ کے سامنے حاضر ہوا اور عرض کی کہ میری شادی کو ایک لمبا عرصہ ہو گیا ہے اور ابھی تک کوئی اولاد نہیں ہوئی۔ میرے لیے دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ مجھے اولاد عطاء کرے۔ ان بزرگ نے پھر اس شخص کو بھی یہی نصیحت کی کہ کثرت سے استغفار کیا کرو۔ اس پر وہ شخص بھی چلا گیا۔

یہ سب ماجرا بزرگ کے طلباء دیکھ رہے تھے اور حیران تھے کہ اتنے سوالی آئے اور انہوں نے اپنی مختلف مشکلات کا ذکر کیا ہر بار بزرگ نے ایک ہی جواب دیا کہ کثرت سے استغفار کرو تو اللہ تمہاری مشکل حل کر دے گا۔ چنانچہ ان میں سے ایک طالب علم نے بزرگ سے اس بارہ میں پوچھ لیا کہ یہ کیا ماجرا ہے کہ ہر سوال پر آپ نے ایک ہی جواب دیا کہ کثرت سے استغفار کیا کرو۔

اس پر بزرگ نے فرمایا کہ میں نے اپنی طرف سے تو کوئی بات نہیں کی بلکہ جو قرآن کریم نے فرمایا ہے اسی کا ذکر کیا ہے۔ بزرگ نے سورۃ نوح کی مندرجہ ذیل آیات پڑھیں۔

فَقُلْتُ اسْتَغْفِرُوا رَبَّكُمْ إِنَّهُ كَانَ غَفَّارًا يُرْسِلِ السَّمَاءَ عَلَيْكُمْ مِدْرَارًا وَيُمْدِدْكُمْ بِأَمْوَالٍ وَبَنِينَ وَيَجْعَلْ لَكُمْ جَنَّاتٍ وَيَجْعَلْ لَكُمْ أَنْهَارًا (نوح:11-13)

پس میں نے کہا اپنے رب سے بخشش طلب کرو یقیناً وہ بہت بخشنے والا ہے۔ وہ تم پر لگاتار برسنے والا بادل بھیجے گا۔ اور وہ اموال اور اولاد کے ساتھ تمہاری مدد کرے گا اور تمہارے لئے باغات بنائے گا اور تمہارے لئے نہریں جاری کرے گا۔





خلافت: عالمی انتشار کے دور میں اتحاد اور الٰہی رہنمائی کا مینار

مجلس انصاراللہ کے تناظر میں ایک فکری جائزہ

فلاح الدین بٹ۔
نائب زعیم انصاراللہ ہارٹلے پول

آج کی دنیا بے شمار سیاسی کشیدگیوں، نظریاتی تصادم اور انسانی بحرانوں سے دوچار ہے۔ عالمی سطح پر عدم استحکام بڑھ رہا ہے اور خاص طور پر مسلم دنیا میں باہمی اختلافات، داخلی بدامنی اور بعض اوقات باہمی جنگوں نے امتِ مسلمہ کی وحدت کو شدید نقصان پہنچایا ہے۔ ایسے حالات میں یہ سوال نہایت اہم ہو جاتا ہے کہ مسلمانوں کا کون سا نظام ایسا ہے جو انہیں روحانی رہنمائی، اتحاد اور اخلاقی استقامت فراہم کرسکتا ہے۔ جماعت احمدیہ کے نزدیک اس سوال کا جواب خلافت علیٰ منہاج نبوۃ میں مضمر ہے۔ مجلس انصاراللہ کے اراکین کے لیے، جو عمر، تجربہ اور حکمت کے اعتبار سے جماعت میں نمایاں مقام رکھتے ہیں، خلافت کی اہمیت پر غور کرنا اور اسے عملی طور پر مضبوط کرنا ایک دینی ذمہ داری ہے۔

قرآن کریم میں خلافت کے قیام کو اللہ تعالیٰ کی ایک عظیم نعمت قرار دیا گیا ہے جو ایمان اور نیک اعمال کے ساتھ وابستہ ہے۔ اللہ تعالیٰ سورہ النور، آیت 56 میں فرماتا ہے

وَعَدَ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مِنْكُمْ وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَيَسْتَخْلِفَنَّهُمْ فِي الْاَرْضِ كَمَا اسْتَخْلَفَ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ ۪ وَلَيُمَكِّنَنَّ لَهُمْ دِيْنَهُمُ الَّذِي ارْتَضٰى لَهُمْ وَلَيُبَدِّلَنَّهُمْ مِّنْۢ بَعْدِ خَوْفِهِمْ اَمْنًا ؕ يَعْبُدُوْنَنِيْ لَا يُشْرِكُوْنَ بِيْ شَيْـًٔا ؕ وَمَنْ كَفَرَ بَعْدَ ذٰلِكَ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْفٰسِقُوْنَ ۝۵۶

تم میں سے جو لوگ ایمان لائے اور نیک اعمال بجالائے اُن سے اللہ نے پختہ وعدہ کیا ہے کہ انہیں ضرور زمین میں خلیفہ بنائے گا جیسا کہ اُس نے اُن سے پہلے لوگوں کو خلیفہ بنایا اور اُن کے لئے اُن کے دین کو، جو اُس نے اُن کے لئے پسند کیا، ضرور تمکنت عطا کرے گا اور اُن کی خوف کی حالت کے بعد ضرور اُنہیں امن کی حالت میں بدل دے گا۔ وہ میری عبادت کریں گے۔ میرے ساتھ کسی کو شریک نہیں ٹھہرائیں گے۔ اور جو اُس کے بعد بھی ناشکری کرے تو یہی وہ لوگ ہیں جو نافرمان ہیں۔

(ترجمہ: حضرت مرزا طاہر احمد، خلیفۃ المسیح الرابع)

یہ آیت واضح کرتی ہے کہ خلافت محض ایک سیاسی ادارہ نہیں بلکہ ایک الٰہی نظام ہے جس کا مقصد دین کی حفاظت، امت کا اتحاد اور امن کا قیام ہے۔ اسلامی تاریخ میں جب بھی مسلمان اس الٰہی اصول سے وابستہ رہے، انہیں استحکام اور قوت نصیب ہوئی۔

رسول کریم حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی نبوت کے بعد خلافت کے قیام کی خبر دی۔ ایک معروف حدیث میں آنحضرتؐ نے فرمایا:

عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيْرٍ، قَالَ كُنَّا قُعُوْدًا فِي الْمَسْجِدِ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَجَآءَ اَبُوْ ثَعْلَبَةَ الْخُشَنِيُّ، فَقَالَ يَا بَشِيْرُ بْنَ سَعْدٍ اَتَحْفَظُ حَدِيْثَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فِي الْاُمَرَآءِ؟ فَقَالَ حُذَيْفَةُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ’’تَكُوْنُ النُّبُوَّةُ فِيْكُمْ مَا شَآءَ اللّٰهُ اَنْ تَكُوْنَ، ثُمَّ يَرْفَعُهَا اِذَا شَآءَ اَنْ يَّرْفَعَهَا، ثُمَّ تَكُوْنُ خِلَافَةٌ عَلٰى مِنْهَاجِ النُّبُوَّةِ، فَتَكُوْنُ مَا شَآءَ اللّٰهُ اَنْ

تَكُوْنَ، ثُمَّ يَرْفَعُهَا اِذَا شَآءَ اللّٰهُ اَنْ يَرْفَعَهَا، ثُمَّ تَكُوْنُ مُلْكًا عَآضًّا، فَيَكُوْنُ مَا شَآءَ اللّٰهُ اَنْ يَكُوْنَ، ثُمَّ يَرْفَعُهَا اِذَا شَآءَ اَنْ يَرْفَعَهَا، ثُمَّ تَكُوْنُ مُلْكًا جَبْرِيَّةً، فَتَكُوْنُ مَا شَاءَ اللّٰهُ اَنْ تَكُوْنَ، ثُمَّ يَرْفَعُهَا اِذَا شَآءَ اَنْ يَرْفَعَهَا، ثُمَّ تَكُوْنُ خِلَافَةً عَلٰى مِنْهَاجِ النُّبُوَّةِ'' ثُمَّ سَكَتَ۔

(مسند احمد بن حنبل جلد ۶ صفحہ ۲۸۵ حدیث النعمان بن بشیر عن النبی ﷺ روایت نمبر ۱۸۵۹۶ عالم الکتب بیروت ۱۹۹۸ء)

حضرت نعمان بن بشیرؓ بیان کرتے ہیں کہ ہم مسجد میں رسول اللہ ﷺ کے ہمراہ بیٹھے ہوئے تھے۔ ابوثعلبہ خُشَنی آئے اور انہوں نے کہا اے بشیر بن سعد! کیا آپ رسول اللہ ﷺ کی امراء کے بارے میں روایت یاد رکھتے ہیں؟ اس پر حضرت حذیفہؓ نے بیان کیا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم میں نبوت رہے گی جب تک اللہ چاہے گا کہ وہ رہے۔ پھر وہ اس کو اٹھالے گا جب وہ چاہے گا کہ اسے اٹھالے۔ پھر خلافت علیٰ منہاج النبوۃ قائم ہو گی۔ پھر وہ قائم رہے گی جب تک اللہ تعالیٰ چاہے گا کہ وہ قائم رہے۔ پھر وہ اسے اٹھالے گا جب وہ چاہے گا کہ اسے اٹھالے۔ پھر ایذا رساں بادشاہت قائم ہو گی اور وہ قائم رہے گی جب تک اللہ چاہے گا کہ وہ قائم رہے۔ پھر وہ اسے اٹھالے گا جب وہ چاہے گا کہ اسے اٹھالے۔ پھر اس سے بھی بڑھ کر جابر بادشاہت قائم ہو گی اور وہ قائم رہے گی جب تک اللہ چاہے گا کہ وہ قائم رہے۔ پھر وہ اس کو اٹھالے گا جب وہ چاہے گا کہ اسے اٹھالے۔ پھر خلافت علیٰ منہاج نبوۃ قائم ہو گی۔ (راوی کہتے ہیں) پھر آپؐ خاموش ہو گئے

جماعت احمدیہ کے نزدیک اس پیشگوئی کا ایک روشن مظہر حضرت مرزا غلام احمد قادیانی، مسیح موعود و مہدی معہودؑ کی بعثت کے بعد قائم ہونے والی خلافتِ احمدیہ ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ نے اسلام کی حقیقی تعلیمات کی تجدید اور دنیا میں امن، محبت اور روحانیت کے احیاء کے لیے مبعوث فرمایا۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام خلافت کی ضرورت کو بیان کرتے ہوئے رسالہ الوصیت میں فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کی یہ سنت قدیم سے جاری ہے کہ وہ اپنے نبیوں اور رسولوں کی مدد کرتا ہے اور ان کے بعد ان کا مشن جاری رکھنے کے لیے خلافت قائم کرتا ہے تا کہ ان کی جماعت متحد رہے اور ان کا مشن جاری رہے

یہ اصول واضح کرتا ہے کہ الٰہی جماعتیں اپنے بانی کی وفات کے ساتھ ختم نہیں ہوتیں بلکہ خلافت کے ذریعہ ان کا نظام جاری رہتا ہے اور جماعت اتحاد کے ساتھ آگے بڑھتی ہے۔

افسوس کہ موجودہ دور میں مسلم دنیا کی صورت حال اس قرآنی تعلیم کے برعکس دکھائی دیتی ہے۔ کئی مسلم ممالک سیاسی تنازعات، فرقہ وارانہ اختلافات اور جنگی حالات کا شکار ہیں۔ یہ صورت حال قرآن کریم کے اس حکم کے منافی ہے جس میں مسلمانوں کو اتحاد کی تاکید کی گئی ہے

وَاعْتَصِمُوْا بِحَبْلِ اللّٰهِ جَمِيْعًا وَّلَا تَفَرَّقُوْا (آل عمران آیت 104)

اور اللہ کی رسّی کو سب کے سب مضبوطی سے پکڑ لو اور تفرقہ نہ کرو۔

جماعت احمدیہ کے نزدیک خلافت اسی ''حبل اللہ'' کا عملی مظہر ہے جو مومنوں کو ایک مرکز پر جمع رکھتی ہے۔ خلیفہ وقت کی رہنمائی قومیت، سیاست اور ذاتی مفادات سے بالاتر ہو کر خالصتاً روحانی اور اخلاقی بنیادوں پر ہوتی ہے۔

آج جماعت احمدیہ کے پانچویں خلیفہ، حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ نے متعدد بار دنیا کے اکثر فورمز اور ایوانوں میں عالمی بحران اور امن کی راہ پر نصیحت کرتے ہوئے اس بات کی طرف توجہ دلائی ہے کہ پائیدار امن اسی وقت قائم ہو سکتا ہے جب انسان خدا تعالیٰ کو پہچانے اور ایک دوسرے کے حقوق ادا کرے۔

مجلس انصار اللہ کے اراکین کے لیے خلافت سے وابستگی کا مطلب صرف نظریاتی عقیدت نہیں بلکہ عملی اطاعت اور خدمت بھی ہے۔ چونکہ انصار اللہ کا وجود تجربہ کار افراد پر مشتمل ہے، اس لیے ان کی ذمہ داری ہے کہ وہ اپنی زندگیوں میں خلافت کی اطاعت، اخلاص اور قربانی کا نمونہ قائم کریں اور نئی نسل کو بھی اس نظام کی برکات سے روشناس کروائیں۔

خلافت کے ساتھ مضبوط تعلق نہ صرف جماعت کے اندر اتحاد کو مضبوط کرتا ہے بلکہ دنیا کے سامنے اسلام کی حقیقی تصویر بھی پیش کرتا ہے۔ ایک ایسے وقت میں جب اسلام کو اکثر غلط طور پر تشدد اور اختلافات سے جوڑا جاتا ہے، خلافتِ احمدیہ امن، روحانیت اور انسانیت کی خدمت کی عملی مثال پیش کرتی ہے۔

آخر میں، خاکسار کی یہ دعا ہے کہ مجلس انصار اللہ کے ہر فرد کو خدا یہ توفیق عطا کرے کہ وہ خلافت سے اپنے تعلق کو مزید مضبوط کریں، خلیفہ وقت کی ہدایات کو اپنی زندگیوں کا حصہ بنائیں اور اپنے کردار سے امن، اتحاد اور خدمتِ انسانیت کا پیغام عام کریں۔ دنیا کے موجودہ انتشار اور بے یقینی کے دور میں خلافت ایک الٰہی نعمت ہے جو مومنوں کو سمت، استحکام اور امید فراہم کرتی ہے۔

اللہ تعالیٰ ہمیں خلافت سے سچی وفاداری اور اطاعت کی توفیق عطا فرمائے اور ہمیں وہ لوگ بنائے جو اپنے عمل سے دنیا میں امن اور اتحاد کے قیام میں حصہ ڈالیں۔ آمین۔



20 تربیتی امور

مجلس انصار اللہ یوکے نے حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے بیان فرمودہ خطاب برموقع سالانہ اجتماع مجلس انصار اللہ برطانیہ 2025 کی روشنی میں ایک لائحہ عمل تیار کیا ہے، جس میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے تقریبا 20 تربیتی نکات بیان فرمائے تھے۔

تربیتی امور درج ذیل ہیں

1	حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی جماعت میں یعنی جماعت احمدیہ میں آپ یعنی انصار وہ لوگ ہیں جو اپنی عمر، سوچوں اور تجربے کے لحاظ سے انتہائی بلوغت کی عمر کو پہنچ چکے ہیں۔ اس لحاظ سے کہا جا سکتا ہے کہ جماعت کے لیے آپ کو ایک رول ماڈل اور نمونہ ہونا چاہیئے۔
2	پہلی اور سب سے بڑی شرط ایک یہ تھی کہ شرک سے پرہیز کیا جائے۔ شرک ایک ایسی چیز ہے جو بعض دفعہ شیطان ایسے راستوں سے ہمارے دلوں میں پیدا کرتا ہے جس کا ہمیں احساس بھی نہیں ہوتا۔ پس باریکی سے یہ جائزہ لینا چاہیئے کہ ہم کسی بھی طرح کسی بھی قسم کے شرک میں مبتلا نہ ہوں۔
3	جھوٹ سے بچنا ہے۔ جھوٹ ایک بہت بڑی برائی ہے۔ پس جن کو جھوٹ بولنے کی عادت ہے ان کے بارے میں آپؑ نے فرمایا کہ اگر وہ کبھی سچی بات بھی کر لیں تو ان کو بھی لوگ جھوٹ سمجھتے ہیں۔ پس ایک احمدی کو، ایک مومن کو جس نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بیعت کی ہے اس کو اس طرف خاص توجہ دینی چاہیئے کہ ہمیں کس قدر جھوٹ سے نفرت کرنی چاہیئے کیونکہ یہ ہمیں شرک کے قریب لے کر جا رہا ہے۔
4	برائیوں میں ایک زنا ہے۔ اگر انصار کی عمر کو پہنچنے والوں کے اندر کوئی برائی ہو گی تو اگلی نسل میں بھی برائیاں پیدا ہوتی جائیں گی۔

5	بدنظری سے بھی بچنا چاہیئے۔
6	پھر آپؑ نے ایک احمدی کے لیے یہ شرط بھی قرار دی کہ وہ فسق و فجور سے بچے گا۔فسق ایک بہت بڑا گناہ ہے۔
7	ہر قسم کے ظلم سے بچو۔
8	احمدی ہونے کے لیے خیانت سے بچنا بھی ایک شرط ہے۔
9	فساد سے بچنا بھی ایک احمدی کے لیے ضروری ہے۔اور آپ جو انصار کہلاتے ہیں ان کے لیے سب سے اوّل اس بات کی طرف توجہ دینے کی ضرورت ہے کیونکہ آپ نے اصلاح کرنی ہے آپ نے یہ اعلان کیا ہے کہ ہم انصار ہیں آپؑ کے یعنی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے مددگار ہیں اور مددگار تو وہی ہوسکتا ہے جو ان سب باتوں پر عمل کرنے والا ہو جس کا انہوں نے عہد کیا ہے کہ ہم ہمیشہ مددگار رہیں گے
10	یہ بہت ضروری ہے کہ ہر قسم کے بغاوت کے طریقوں سے بچا جائے۔ کسی قسم کی بغاوت ہماری فطرت یا ہمارے کاموں میں نہیں ہونی چاہیئے۔ اطاعت کا جذبہ سب سے بڑھ کر ہونا چاہیئے خواہ وہ جماعتی نظام کے اندر اطاعت کا جذبہ ہو یا حکومت کے قانون کی اطاعت کا معاملہ ہو ہر صورت میں مکمل اطاعت ہونی چاہیئے۔
11	پھر بہت بڑی اور بنیادی چیز ایک احمدی کے لیے خاص طور پر یہ ہے کہ پانچ وقت کی نمازیں اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کے حکم کے مطابق ادا کرنی ہیں۔ اسی طرح صرف پانچ نمازیں نہیں بلکہ آپؑ نے فرمایا کہ تہجد کی طرف بھی توجہ دو۔اب جائزہ لیں کہ انصار اللہ کی عمر کو پہنچے ہوئے کتنے لوگ ہیں جو تہجد کی نماز پڑھتے ہیں؟ چالیس سال سے اوپر کے لوگوں کو تو خدا تعالیٰ کی یاد آنی چاہیئے اور انہیں کوشش کرنی چاہیئے کہ تہجد پڑھیں۔
12	اسی طرح درود بھیجنے کی طرف توجہ کرنی چاہیئے۔اس طرف میں نے خاص طور پر توجہ بھی دلائی ہوئی ہے۔ آجکل کے جو حالات دنیا کے ہیں اس کے لیے بھی ضروری ہے کہ ہم اللہ تعالیٰ کی طرف رجوع کریں اور درود بھیجنے کی طرف خاص توجہ کریں۔
13	پھر ایک احمدی کے لیے یہ بھی ضروری ہے کہ وہ باقاعدگی سے استغفار کرے۔ درود کے ساتھ استغفار بھی پڑھنا چاہیئے اور انصار کو اس کے لیے ایک نمونہ بننا چاہیئے۔ بلکہ مہم چلانی چاہیئے کہ نہ صرف انصار بلکہ گھروں میں بھی درود اور استغفار کی طرف زیادہ توجہ پیدا ہو۔
14	پھر اللہ تعالیٰ کی حمد بھی ایک احمدی کے لیے بہت ضروری ہے۔ ہر اہم کام اگر خدا تعالیٰ کی حمد کے بغیر شروع کیا جائے تو وہ ناقص رہتا ہے۔
15	پھر ایک احمدی کے لیے، بیعت کرنے والے کے لیے، بیعت کا حق ادا کرنے والے کے لیے یہ ضروری ہے کہ وہ مخلوق کی خدمت کرے اور ان کو تکلیفوں سے بچائے۔

16	پھر یہ بھی ایک بہت بڑا وصف ہے اور اس کا ہم عہد بھی کرتے ہیں کہ ہم عاجزی اور انکساری اپنائیں گے۔
17	بعض لوگ تبلیغ کے بہانے مخالفین کے اعتراضوں پر جو غلط زبان استعمال کرتے ہیں، اسی طرح کی زبان استعمال کر لیتے ہیں جس طرح کی مخالفین کر رہے ہوتے ہیں اس سے بھی بچنا چاہیئے۔ آپؑ نے اس کی سختی سے مناہی فرمائی ہے۔ بعض لوگ جوش میں آ کر مجھے بھی لکھ دیتے ہیں کہ کیوں نہیں ہم سختی کا جواب سختی سے دیتے۔ ہمارا یہ کام نہیں ہے۔ ہمارا تو کام ہے حکمت سے، دانائی سے، اللہ تعالیٰ کی رضا چاہتے ہوئے اس کا جواب دیں اور اس طریق پر چلتے ہوئے جواب دیں اور اس ہدایت پر چلتے ہوئے جواب دیں جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ہمیں فرمائی ہے۔ نہیں تو یہ کوئی تبلیغ نہیں ہے کہ گالیوں کا جواب گالیوں سے دیا جائے۔ ہماری طرف سے نرمی بھی ہونی چاہیئے۔ عاجزی اور انکساری بھی ہونی چاہیئے۔
18	پھر اللہ تعالیٰ کی رضا پر راضی رہنا اور کامل وفادار ہونے کی طرف بھی آپؑ نے توجہ دلائی ہے۔ یہ بھی احمدی ہونے کے لیے ایک شرط ہے۔
19	پھر ہوا و ہوس سے باز رہنے کی طرف بھی آپ نے توجہ دلائی کہ یہ بھی ایک احمدی کے لیے بنیادی شرط ہے۔
20	دنیاوی خواہشات کی طرف نہ جائیں بلکہ دین کو ہمیشہ مقدم رکھیں اور تقویٰ کے راستوں پر چلنے کی کوشش کریں۔ اگر ہم یہ کریں گے تو ان شاء اللہ تعالیٰ ہم وہ لوگ ہوسکیں گے جو نہ صرف اپنی اصلاح کرنے والے ہوں گے بلکہ اپنی نسلوں کی بھی اصلاح کرنے والے ہوں گے بلکہ اس سے بڑھ کر معاشرے اور دنیا کی بھی اصلاح کرنے والے ہوں گے۔

حضور انور ایدہ اللہ نے مزید فرمایا۔

یہ چند باتیں میں نے اختصار کے ساتھ بیان کی ہیں بیعت کی شرائط میں اور بھی بہت ساری باتیں ہیں جن کو سمجھنا اور عمل کرنا ضروری ہے۔ اِس کا وقتاً فوقتاً مطالعہ کرتے رہنا چاہیئے۔ انصار کو خاص طور پر جگالی کرتے رہنا چاہیئے تا کہ ان کو اپنی نسلوں کی تربیت کرنے میں آسانی رہے۔ اللہ تعالیٰ اس کی توفیق دے اور ہر ناصر کو صحیح ناصر بننے کی توفیق دے اور نَحْنُ اَنْصَارُ اللّٰہِ کا جو آپ نعرہ لگاتے ہیں وہ حقیقت میں ایسا نعرہ ہو جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ و السلام کے مشن کو پورا کرنے والے لوگوں کا نعرہ ہے اور اس کے لیے ہر ناصر، مجلس انصار اللہ کا ہر ممبر جماعت کے لیے ایک مفید وجود بن جائے اور اپنی نسلوں کو سنبھالنے والا بھی ہو جائے تا کہ جماعت ترقی کی راہوں پر گامزن رہے۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو اس کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین



رپورٹ چیریٹی واک، ویلز اینڈ ساؤتھ ویسٹ ریجن

رپورٹ منور مغل






محترم صاحبزادہ مرزا وقاص احمد صاحب ،صدر مجلس انصاراللہ یو کے کی ہدایت پر بیکن آف پیس کے بینر تلے جنوری2026 ءمیں یہ طے پایا کہ ویلز میں جماعت کا تعارف مزید بڑھانے کے لئے ریجنل چیریٹی واک کا انعقاد کیا جائے۔مجلس انصار اللہ برطانیہ کی کاوشوں سے تعمیر ہونے والی مسجد بیت الرحیم میں مورخہ 12 اپریل کو اس کا بخیر و عافیت انعقاد ہوا۔واک کی تیاری کے سلسلے میں سب سے پہلے کارڈف کونسل کے ہائی وے ڈیپارٹمنٹ سے چیریٹی واک کے مجوزہ روٹ کی منظوری حاصل کرنے کے لئے رابطہ کیا گیا،جس پر انہوں نے متعدد معلومات دریافت کیں،جو انھیں فراہم کر دی گئیں اس پر محکمے کی طرف سے منظوری دے دی گئی۔ الحمدللہ۔

چیئر مین بیکن آف پیس کی سربراہی میں پورے روٹ پر باقاعدہ واک کرکے اس کا جائزہ لیا گیا اور مختلف مارشلنگ پوائنٹ اور ریفریشمنٹ سٹال کی جگہ تجویز کی گئی۔مختلف کاموں کے لئے ٹیمیں تشکیل دی گئیں اور ان کو ذمہ داریاں تفویض کی گئیں جس میں مہمانوں کو دعوت دینا ،لاجسٹک سپورٹ،روٹ مارشلنگ ،ضیافت ،پارکنگ ، تبلیغ سٹال ،سمعی و بصری ، رجسٹریشن، ضروری خریداری اور مسجد میں مارکی وغیرہ لگانا شامل تھا۔ باقی انتظامات کے علاوہ سب سے بڑا کام اس پروگرام میں مہمانوں کی شرکت کو یقینی بنانا تھا جس کے لئے بھرپور کوششیں کی گئیں۔اس سلسلے میں جماعت کے تعارف پر مشتمل 5000 بمفلٹ مسجد کے اطراف میں تقسیم کئے گئے۔

پروگرام کے مطابق 12 اپریل کو چیریٹی واک منعقد ہوئی۔چیریٹی واک کے پروگرام کا باقاعدہ آغاز 10:45 پر ہوا۔تلاوت قرآن کریم مکرم محمود وردی صاحب قائد تربیت نے کی اور انگریزی ترجمہ مکرم زکریا خان صاحب نے پیش کیا۔بیکن آف پیس کا تعارف نائب چیئر مین بیکن آف پیس مکرم خلیل یوسف صاحب نے کروایا۔چند مہمانوں نے مختصر تقاریر کیں۔







1. Jane Elizabeth, High Sheriff
2. Mark Drakeford, Welsh Government Cabinet Secretary Finance
3. Jane Hutt, Cabinet Secretary Social Justice
4. Adrian Robson, Lord Mayor of Cardiff

اپنی تقاریر میں معزز مہمانوں نے بیکن آف پیس کی کوششوں کو سراہا۔ لارڈ میئر آف کارڈف نے خصوصی طور پر چیریٹی واک کے کارڈف میں انعقاد اور اس میں شرکت پر خوشی کا اظہار کیا اور بیکن آف پیس جو کام یوکے اور دنیا کے مختلف ممالک میں انسانیت کی خدمت کے لئے کر رہی ہے ان کو بیان کیا۔مہمانوں کے خطاب کے بعد چیئرمین بیکن آف پیس نے اپنے خطاب میں چیریٹی واک کی تاریخ، اب تک جو فنڈز یوکے کی چیریٹیز میں تقسیم کئے گئے ہیں اور اسی طرح افریقہ کے مختلف ممالک میں ان فنڈ سے جو پروجیکٹ مکمل ہوئے اور ان سے ہزاروں لوگ مستفیض ہو رہے ہیں ان کو بڑی تفصیل سے بیان کیا۔اسی دوران حضور ایدہ تعالیٰ کے خطابات کے چند حصے اور بیکن آف پیس کے متعلق ویڈیو بھی دکھائی گئیں۔ پورے افتتاحی پروگرام کے دوران شدید موسم کا بھی سامنا رہا۔پروگرام کے اختتام پر صدر مجلس انصاراللہ یوکے نے دعا کروائی۔ دعا کے بعد لارڈ میئر آف کارڈف نے فیتہ کاٹ کر چیریٹی واک کا باقاعدہ آغاز کیا جس میں صدر مجلس انصاراللہ یوکے اور نیشنل عاملہ کے ارکان نے بھی حصہ لیا۔واک مکمل کرنے والے شرکاء میں میڈل تقسیم کئے گئے ۔

چیریٹی واک کے شرکاء کے لئے ناشتے کا انتظام کیا گیا تھا اور اسی طرح واک کے اختتام پر دوپہر کے کھانے اور چائے کا خصوصی طور پر انتظام تھا۔ کھانے کے بعد نماز ظہروعصر جمع کر کے ادا کی گئیں۔

نمازوں کی ادائیگی کے بعد مسجد میں ان احباب کے اعزاز میں ایک تقریب کا انتظام محترم شکیل احمد بٹ صاحب نائب صدر مجلس انصاراللہ برطانیہ نے کیا تھا،جنہیں مسجد بیت الرحیم کی تعمیر میں نمایاں طور پر مالی قربانی کرنے کی توفیق ملی۔اس تقریب میں صدر صاحب مجلس انصاراللہ یوکے کی طرف سے شکریہ کے ساتھ شیلڈز پیش کی گئیں۔

چیریٹی واک کو کامیاب بنانے میں چیئرمین بیکن آف پیس مکرم لطف الرحمان صاحب، نائب صدر۔مکرم شکیل احمد بٹ صاحب نائب صدر۔مکرم محمد محمود خان صاحب ،نائب صدر اور مکرم سعادت احمد صاحب ناظم اعلیٰ ویلز اینڈ ساؤتھ ویسٹ ریجن نے ہر مرحلے پر رہنمائی اور پھر پور ساتھ دیا۔اسی طرح تمام وہ احباب جنہوں نے بڑی محنت اور جانفشانی سے اس کو کامیاب بنانے میں اپنا نمایاں کردار ادا کیا اللہ تعالی سب کو جزائے خیر سے نوازے۔آمین۔





